رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۸ و ۴۹

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ـــے
عام خریداران سے 〃 ۵ـہ
〃 〃 ششماہی ۲/۱۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵۔ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

احتجاجی تعطیل

پنجاب میں اسلامی روزانہ اخبارات پر حکومت کے تشدد کرنے پر اظہار ناراضگی کرنے کو پنجابی مسلم اخباری برادری نے فیصلہ کیا کہ روزانہ اخبار دو روز ۲۷-۲۸ ستمبر کو بند رہیں اور ہفتہ وار ایک روز ۲۷ یا ۲۸ کو بند رہیں۔ یہ فیصلہ اس وقت (۱۹ ستمبر کو) ہمیں پہنچا۔ جس وقت اہلحدیث مورخہ ۲۰ ستمبر ڈاک خانہ میں جانے کو تھا۔ اس لئے اس میں اعلان نہ ہوسکا کہ ۲۷ تاریخ کا پرچہ احتجاجاً بند رہیگا لہٰذا ۲۷ کو اہلحدیث جاری نہ ہوا۔ تاہم آج کے پرچے میں قدرے اضافہ کرکے اسی کو دو نمبروں کے قائم مقام کیا گیا۔ خدا ہماری مشکلات آسان کرے۔ (مینیجر)

فہرست مضامین

احتجاجی تعطیل - - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
وہابیت پر بہتان - - - - - صـ۳
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم - - - - صـ۵
بارقہ سیف - - - - - - - صـ۱۰
براہین احمدیہ کیوں نامکمل رہی - - - صـ۱۱
وید درشن صـ۱۳ - اعتراف کفر - - - صـ۱۴
انجمن اہلحدیث مدراس صـ۱۶ - اکمل البیان - صـ۱۷
جواب طلب از الفقیہ صـ۱۹ جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث صـ۲۰
نماز میں پیروں کا ملانا صـ۲۲ - فتاوے - صـ۲۳
متفرقات صـ۲۳ - ملکی مطلع - - - صـ۲۵
اشتہارات - - - - صـ۲۷
۳۲

العقل والنقل - جس میں مستند حوالوں اور عقلیانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف

انتخاب الاخبار

احباب صوبہ بہار اطلاع دیں اس ہفتہ خبر آئی ہے کہ شمالی صوبہ بہار میں پانی کے سیلاب سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ اس طرف کے احباب کرام خصوصاً مولانا عبدالنور، مولوی علی، ڈاکٹر فرید وغیرہ صاحبان جلدی اطلاع دیں۔ اور دریافت خیریت کے خط بھی لکھے ہیں۔ (ابوالوفا)

—— امرتسر بلدیہ کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۵ تا ۲۱ ستمبر ۲۵۱ بچے پیدا ہوئے اور ۲۰۰ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں ۷ ہیضہ کی تھیں۔

—— ۲۰ ستمبر کو امرتسر میں یوم شہید گنج منایا گیا۔

—— پیر جماعت علیشاہ صاحب نے ہندوؤں سے بائیکاٹ کرنے کی تحریک شروع کرائی تھی جس کا اثر لاہور، امرتسر وغیرہ جگہوں میں ہوتا گیا۔ جس سے ہندو مسلم اتحاد کو سخت ضعف پہنچنے کے علاوہ طرفین کو تمدنی اور تجارتی نقصان بہت پہنچا۔ لاہور کے ہندوؤں نے اپنے سرمایہ سے ایک ہندو سبزی منڈی کھولدی ہے۔

—— پنجاب میں تلوار رکھنے کی اجازت ہر جگہ دی گئی ہے مگر تلوار بنانے یا فروخت کرنے کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔

—— اسمبلی میں مسٹر آصف علی نے بیان کیا ہے کہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء کے درمیان ہندوستان میں ۴۲ ہزار قتل ہوئے۔ جن میں سے ۵۴ ہزار مقتولوں کے قاتلوں کا پتہ نہیں لگ سکا۔

—— درنگاچم میں ایک ڈاکٹر کے گھر فوقتاً فوقتاً پتھر برستے ہیں۔ اشیاء ایک دوسری جگہوں سے منتقل ہوجاتی ہیں۔ کسی کسی وقت آگ کے شعلے بھی نمودار ہوجاتے ہیں۔

—— الور میں گورنمنٹ ہند کے حکم سے ایجنٹ گورنر جنرل نے ایک دربار منعقد کیا جس میں اعلان کیا کہ قرضہ اتارنے کے لئے جو ازکم پندرہ سال تک

گورنمنٹ کا کنٹرول رہے گا اور اس عرصہ تک مہاراجہ صاحب کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔

—— اورنگ آباد دکن میں ایک مسلم خاتون ۱۳۵ برس کی عمر پاکر فوت ہوئی ہے۔ جس کی صحت تادم مرگ بہت اچھی رہی۔

—— پورنیہ میں بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات غرق ہورہے ہیں۔

—— جاپان میں سیلاب سے اسی ہزار مکانات گر گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ نے کریمنل لا امنڈمنٹ بل (کالا بل) پاس کر دیا ہے۔

ناظرین نوٹ کرلیں

اخبار ہذا کے صفحہ ۲۳ پر حساب دوستاں درج کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ سب صاحبان کا فرض اولین یہ ہے کہ اسے ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ یکم نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ جن حضرات کی میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہے وہ مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں کیونکہ اکتوبر میں اخباری سال ختم ہوجائیگا۔ اس لئے سب بقایاجات بھی صاف ہوجانے چاہئیں۔

بیرون ہند والے اصحاب بھی اپنا اپنا بقایا روانہ کردیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— امرتسر میں ۲۹ ستمبر کو مرزائیوں نے یوم تبلیغ منایا اور جلسہ بھی کیا جس کے انسداد کے لئے انجمن اہلحدیث امرتسر کی طرف سے آسمانی نکاح کے متعلق اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے اور مجلس اہل حدیث کی طرف سے کڑہ حکیماں میں جلسہ بھی کیا گیا۔

—— ایک برطانوی سائنسدان نے ایک ایسی خوفناک گیس تیار کی ہے جسے اگر میدان جنگ میں چھوڑ دیا جائے تو ہوائی جہازوں کے انجن وغیرہ سب بے کار ہوجاتے ہیں اور گیس کے جواہیں ملجانے سے تمام فضا ایسی مکدر ہوجاتی ہے کہ اس سے سانس لینے والے مرجاتے ہیں۔

—— اٹلی اور ابی سینیا کا معاملہ ابھی لیگ کے درپیش ہے۔ ۱۴۔ اکتوبر تک اگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا تو ۱۵۔ اکتوبر کو اٹلی ابی سینیا پر حملہ کردے گا۔

—— ڈرہم میں مکھیوں کے علاج کے لئے ایک ہسپتال قائم ہوا ہے۔

—— دی آنا میں ایک کتاب ہے جس کی لمبائی ۴ فٹ اور عرض ۳ فٹ ہے۔

—— مانچسٹر کے ایک ہسپتال میں مصنوعی پھیپھڑے تیار کئے گئے ہیں تاکہ جس مریض کے پھیپھڑے سانس نہ لے سکیں ان میں لگادیئے جائیں۔

—— انگلستان کے ایک ماہر نے حساب لگایا ہے کہ وہاں کے ممالک میں صرف گندم فی کس سالانہ مندرجہ ذیل شرح سے خرچ ہوتی ہے۔

فرانس ۵۴۰ پونڈ۔ اٹلی ۳۳۰ پونڈ۔ انگلستان ۳۱۰ جرمنی ۱۵۰۔ اور ڈنمارک میں صرف ۹۰ پونڈ۔

روغن برق درد اعضاء کے لئے موجد نے ایجاد کیا ہے انشاء اللہ مفید چیز ہے۔ قیمت ۸؍ ۔ پتہ قمر الدین بدرالدین چوک الہ آباد (یو۔ پی)

حافظ نورالدین لودہانوی مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن پٹنہ ضلع کشتواڑ (مدراس) حافظ صاحب موصوف سے اپنا مسودہ کتاب طلب کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے بذریعہ رجسٹری بھیجکر مشکور فرمائیں ورنہ شکایت پیدا ہوگی۔ (راقم عبدالرحیم پیش امام مسجد اہل حدیث پٹنہ)

غریب فنڈ از فتوی فنڈ ۶؍ سابقہ بذمہ منخرڈ عد بقایا

اگر آپ

غیرمسلم کی قلم سے اپنے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی ہوئی پڑھنا چاہتے ہیں تو **عرب کا چاند** مطالعہ کریں جو حال ہی میں سوامی لکشمن جی نے تصنیف کی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

حیات طیبہ سوانح مولانا شہید دہلوی، صفحات ۴۳۲ جہاد اور [illegible] کے حالات [illegible] قیمت [illegible] (منیجر اہلحدیث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۷)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا جواب ۳۴ تک درج ہوا ہے۔ آج پینتیسویں ۳۵ سے شروع ہوتا ہے:-

اعتراض ۳۵ } مولوی عنایت اللہ غیر مقلد کا عقیدہ تھا کہ مولوی عبدالوہاب وہابی ظلی نبی تھے۔ رسالہ عقائد فاسدہ ص۲ امام اعظم رحمۃ اللہ جیسے بزرگ لوگوں کی تقلید سے نکلنے کا یہ فائدہ تو ہوا کہ اب مرزا کی طرح نبوت کے دعوے ہونے لگے اور آگے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کر دیں تو کچھ بعید نہیں۔"

جواب ۳۵ } یہ کتاب ہم نے دیکھی سنی نہ تھی اس لئے ہم نے مولوی عنایت اللہ صاحب سے کتاب مذکور طلب کی تو ان کی طرف سے حسب ذیل جواب آیا:-

عقائد فاسدہ کے نام سے آج تک میں نے کوئی رسالہ تصنیف نہیں کیا۔ ہاں مولوی عبدالوہاب صاحب کے ایک مخالف نے شائع کیا تھا جس میں اس نے میری وساطت سے موصوف (مرحوم) کی طرف ظلی نبوت کا دعویٰ منسوب کر دیا۔ حالانکہ نہ میں نے اور نہ موصوف (مرحوم) نے کبھی ایسا بیان کیا اور نہ کبھی ایسا لکھا۔ (عنایت اللہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء از گجرات (پنجاب)

اہلحدیث | یہ جواب تو تمہارے فرضی منصف نے تم کو دیا ہے۔ پیر کے مرید اور استاد کے شاگرد ہو تو رسالہ تلاش کر کے ملتان کے حکیم لطف اللہ صاحب کی تصدیق سے اس کی عبارت ہمیں بھیجو تو ہم اپنا جواب دینگے سر دست تم سے اتنا پوچھتے ہیں کہ جھوٹ کی سزا قرآن مجید میں کیا ہے؟

اعتراض ۳۶ } اگر رسول اللہ صلعم یا حضرت علی یا کسی ولی کو یہ خیال کر کے ندا کرے کہ ان کی شنوائی عامۃ الناس سے بڑھ کر ہے تو شرک نہیں۔ ہدیۃ المہدی ص۲۳ جز اول۔ لیکن آج کل کے غیر مقلد مثلاً ثناء اللہ وغیرہ شرک کہتے ہیں تو اب ثناء اللہ کو مشرک کہیں یا اُن کے پہلوں کو فیصلہ وہابیہ کے ہاتھ میں ہے"۔

جواب ۳۶ } بے شک یہ حوالہ ملتا ہے مگر تمہیں تو خوش ہونا چاہئے تھا کوئی تو اس خیال میں تمہارے ساتھ ملا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ شکر کرتے ہوئے کہتے

کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

ہاں ہم اس کے قائل نہیں۔ پس ہم سے جواب سنو! کچھ شک نہیں کہ غیر مرئی غیر مسموع اور امر غائب کی بابت مذہبی صورت میں اعتقاد رکھنا نص صریح پر مبنی ہوتا ہے۔ علماء اصول نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خبر واحد پر بھی اعتقاد مبنی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ محض خیالات پر بنا کر کے ایک جوابی قلعہ تعمیر کیا جائے۔ اللہ سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ یہ خیال کر لینا کہ فوت شدہ بزرگوں کو زندہ افراد سے زیادہ قوت سماع ہے۔ ہم اس خیال کو بمقابلہ نص صریح محض خیال خام سمجھتے ہیں۔ نص صریح پر ہمارا ایمان ہے پس تم بھی وہ نص صریح سنو جس میں کل مدعوین فوت شدہ کی عدم سماعت کا ذکر ہے بلکہ داعین پر سخت عتاب آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (پ۲۶۔ ع۱) کون زیادہ گمراہ ہے اُن لوگوں سے جو اللہ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو ان کی فریاد قیامت تک بھی قبول نہ کریں۔ بلکہ ان کی دعا سے بھی غافل ہیں۔

بتائیے قرآن مجید کی نص صریح بتا رہی ہے کہ جن جن ✻

فیصلہ | تم اگر فقہ کی کسی مستند کتاب میں یا علی یا نبی وغیرہ کا وظیفہ پڑھنا دکھا دو تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم کو اس مسئلے میں حنفی جانیں گے۔ بس مشرک بدعتی کے لقب سے اگر ڈرتے ہو تو اپنے استاد پیر سے پوچھ کر کتب فقہ میں سے جلدی دکھاؤ ورنہ ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم تم کو حنفی کہنے کی بجائے بدعتی کہیں۔

اعتراض ۳۷ } نواب صدیق حسن خان وہابی ابن قیم و علامہ شوکانی کو پکار کر یہ شعر فرماتے ہیں کہ جس دین میں غیر اللہ سے مدد بھی موجود ہے ؎

قبلہ دیں مدد دے کعبۂ ایماں مدد دے
ابن قیم مدد دے قاضیٔ شوکاں مدد دے

رسالہ ہدیۃ المہدی ص۲۳ ج۱۔ اور رسالہ نفح الطیب ص۴ و ص۵ لیکن ثناء اللہ جیسے نکامی مجتہد اسے شرک کہتے ہیں۔ اب وہابی فیصلہ دیں کہ اُن میں سے کونسا مشرک ہے۔ اور کون حدیث کا عامل ہے۔"

جواب ۳۷ } نواب صاحب مرحوم کا قول محض شاعرانہ تخیل پر ہے۔ فن شاعری میں محبوب کو متصور کر کے حکم لگا دیا جاتا ہے اور یہ فن شعر میں خوبی ہے۔ عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کے تصور (محض خیال) کو سامنے رکھ کر ایسی خیالی باتیں کہتا ہے جو زندوں کے حق میں کہنی چاہئیں۔ سنئے!

✻ بزرگوں سے لوگ دعائیں مانگتے ہیں خواہ وہ حضرت مسیح ہوں یا پیر عبدالقادر سب ان پکارنے والوں کی دعا سے بے خبر ہیں۔ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ۔ خدارا بتاؤ کہ ہم ایسی نص صریح پر اعتقاد کر کے تمہارے خیال کو مشرکانہ خیال کیوں نہ کہیں۔

اہلحدیث کا مذہب - مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب قیمت ۶؍ دفتر اہلحدیث (۹۳۱)

عجبت لمسریها وانٰى تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

(میں حیران ہوں کہ میری محبوبہ میرے پاس کیسے آجاتی ہے حالانکہ جیل کا دروازہ بند ہوتا ہے) محض خیال ہے واقعہ نہیں۔ اس قسم کے تخیلات ہر زبان میں ملتے ہیں فن شاعری میں یہ مستحسن سمجھے جاتے ہیں۔ نواب صاحب کا یہ مقولہ بھی شاعری حیثیت سے ہے۔ مذہبی حیثیت کا فتوےٰ نہیں ہے۔

اعتراض ۳۸ } مولوی وحیدالزمان غیرمقلد نے کہا۔ کہ آنحضرت نے لوگوں کو اہلبیت کی تقلید کا حکم فرمایا۔ ہدیۃ المہدی ص۹۹ اب جو وہابی تقلید کو حدیث سے ثابت شدہ نہیں مانتے تو وہ قطعاً جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اُن کے بڑے اس کو تسلیم کر چکے ہیں"

جواب ۳۸ } جھوٹ سب کاموں میں برا ہے۔ خصوصاً مذہبی کام میں تو بدترین عادت ہے کیونکہ جس مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولا جاتا ہے وہ مذہب خود بھی جھوٹ کو برا کہہ کر موجب لعنت قرار دیتا ہے اس لئے میں ایسے لوگوں کو جو مذہبی مناظرات میں جھوٹ بولتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ سے ڈر کر اس بدعادت کو چھوڑ دیں۔ ہدیۃ المہدی مصنفہ مولوی وحیدالزمان مرحوم کا حوالہ بالکل غلط ہے۔ سچے ہو تو صفحہ مذکور سے عبارت لکھ کر ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ملتانی کی تصدیق سے ہمیں بھیج دو۔ ہم جواب کے ذمہ وار ہیں۔

اور سنو! بھلا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کی تقلید کا حکم فرمایا ہے تو پھر تم حنفیوں نے کیوں غیر اہل بیت کی تقلید شروع کی۔ پھر ایسا کرنے سے تم فرمان نبوی کے منکر ہوئے یا نہ؟ کیا تمہارے ائمہ اربعہ میں سے کوئی ایک بھی اہل بیت میں سے (وسید) ہوئے ہیں؟ اپنے استاد اور پیرو مرشد سے اس کا جواب پوچھو۔

اعتراض ۳۹ } مرد اگر انتہائے مغرب میں ہو تو بھی نسب ثابت ہوگی۔ مسک الختام مؤلفہ صدیق ص۵۳ جلد ۲۔ اب بھی وہابیہ اگر فقہ پر اعتراض کریں تو اس کا جواب لینے آئیں ورنہ منہ کی کھانی پڑیگی"۔

جواب ۳۹ } تمہارے حوالے کو ہم نے "مسک الختام" مقام محولہ کے علاوہ ادھر ادھر بھی دیکھا مگر نہیں ملا۔ آخر ہم نے سمجھا کہ تمہیں اور تمہارے سکھانے والے (اصل لکھنے والے پیرو مرشد) کو سہو ہو گیا۔ کتاب کا نام "دُر مختار" ہے جو حنفی مذہب کی معتبر اور مستند کتاب ہے اس میں لکھا ہے :۔

کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینهما سنۃ فولدت لستۃ اشهر منذ تزوجها لتصوره کرامۃ (درمختار فصل ثبوت النسب)

(ترجمہ) مغربی (یورپی) کسی مشرقیہ (ہندوستانی عورت) سے نکاح کرے جن میں ایک سال کی مسافت حائل ہو نکاح سے چھ ماہ بعد وہ ہندوستانیہ بچہ جنے تو اس مغربی کا ہوگا۔ ممکن ہے کرامت سے حمل ہو گیا ہو۔" (جل جلالہٗ)

ملتانی حنفیو! تمہارا مصنف بھی کیسا بھولا بھالا ہے جو اپنے کرامتی حمل کو وہابیوں کی طرف نسبت کرتا ہے۔

اعتراض ۴۰ } "وہابیوں کے نزدیک انڈے سے بکارت توڑنا تو بجائے خود دانتوں سے ذکر کو جڑ سے توڑ لینا بھی جائز ہے۔ کتاب حل مشکلات۔ بخاری ص۹۹ مؤلفہ بنارسی۔ نہ تقلید کرنے کے بعد کیسی مشکلات حل ہو رہی ہیں۔ واللہ اعلم یہ کس حدیث پر عمل ہے۔ شرم سے ڈوب ہی نہیں مرتے"۔

جواب ۴۰ } یہاں بھی ہمیں وہی کذب بیانی کی شکایت ہے۔ حوالہ مذکور جب ہمیں نہ ملا تو ہم نے مصنف کتاب (مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی سلمہ) کو بغرض تحقیق خط لکھا۔ جو جواب آیا وہ یہ ہے :۔

"میں نے اپنی کسی تصنیف میں یہ نہیں لکھا ہے کہ دانتوں سے ذکر جڑ سے توڑ ڈالنا جائز ہے یہ ملتانی خبیث کا جھوٹ اور افترا بہتان ہے" (ابوالقاسم)

اعتراض ۴۱ } "مُنڈے بازی میں حد نہیں۔ مسک الختام ص۴۲۳ ج ۲۔ یہ ہے قرآن فہمی کا عالم اور خود بخود بلا تقلید امام حدیث بننے کا نتیجہ کہ مُنڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا بھی نہیں۔ بیشک کرتے ہیں۔ ھذا ھو المرام واللہ اعلم بحقیقت الکلام"

جواب ۴۱ } ہرچند ہم نے مسک الختام میں یہ سند تلاش کیا ہمیں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے سمجھا یہ بھی معترض کے مجموعہ کذبات سے ایک کذب ہے۔

سنو! ہم بتاتے ہیں اس میں بھی مصنف (معترض) کو سہو و نسیان ہوا ہے۔ ہم مصنف کو اصل عبارت مع کتاب کے بتاتے ہیں۔ مگر پہلے ہم پوچھتے ہیں کہ "ہدایہ" کس مذہب کی کتاب ہے۔ اگر نہیں جانتے تو اپنے علماء سے پوچھو پھر مندرجہ ذیل عبارت پڑھو نہ پڑھ سکتے ہو تو کسی پڑھے ہوئے سے سمجھ لو۔ سنو!

من اتی امرءۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ ویعزر (ہدایہ کتاب الحدود) یعنی جو کوئی عورت سے مکروہ جگہ میں ملاپ کرے یا لڑکے سے لواطت کرے تو اس پر حد نہیں بلکہ اس کو تعزیر دی جائے"

ایمان دار اور راست گو ہو تو اس عبارت کے آگے اپنا سنہری مقولہ لکھ لو جو بالفاظ ناشائستہ یہ ہے مُنڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا نہیں بے شک کرتے رہیں۔

سہ کہو جی یہ کون دھرم ہے؟

سردست تو یہی جواب ہے اگر آپ ان دو نمبروں کی اصل عبارت بتصدیق سید صدرالدین صاحب مخدوم ملتانی ہمیں بھیج دینگے تو ہم جواب کے ذمہ دار ہوں گے۔

نوٹ | واقعی بات یہ ہے کہ شرم سے ڈوب مرنا جینے سے اچھا ہے۔ مگر کس کو؟ جس کا جھوٹ مثل شمس و قمر کے نمایاں ہو سہ

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

(نوٹ) رسالہ زیر تبصرہ کا جواب ختم ہو گیا (منیجر)

ahmadimuslim.de

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بجواب قادیانی ٹریکٹ

(بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

لے منکر ختم نبوت ہو کے اہل قادیان
اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہوجانے لگے

ما کان محمد اَبا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔" (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی طبع اول صفحہ ۲۵۲ طبع دوم)

اس آیت میں خدا تعالیٰ غیر مشتبہ الفاظ کے ساتھ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول بنا کر نہیں بھیجا جائے گا۔"

(ازالہ صفحہ ۵۸۶ ط ۱ / ۲۴۲ ط ۲)

پس جس صورت میں کہ

"خدائے رحیم و کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر مذکورہ فرما دیا کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں آنے گا۔" (قول مرزا مندرجہ حمامۃ البشریٰ)

پھر اس پر مزید تشریح یہ کہ

"حدیث لا نبی بعدی میں (لا) نفی عام ہے۔" (ایام الصلح اردو مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۱۴۶)

اور نبی العربی فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرما دیا کہ

"دنیا کے اخیر تک قریب تیس ۳۰ کے دجال پیدا ہونگے" (ازالہ صفحہ ۱۹۹ ط ۱ / ۸۱ ط ۲)

جو نبوت کا دعوے کرینگے۔ تو اب کس کا دل گردہ ہے کہ کلمہ گو ہوتے ہوئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کے پیدا ہونے کا یقین و ایمان تو بڑا درجہ ہے وہم و گمان بھی کرے

پس کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعیان اسلام بلکہ اسلام کے بلا شرکت غیرے واحد ٹھیکہ داروں کا ایک گروہ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس منصوص ومبرہن متفقہ اجماعی مسئلہ میں رخنہ اندازی پر کمر بستہ ہے۔ آہ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس وقت ہمارے سامنے مرزائیوں کا ایک چورقہ اشتہار ہے جو مولوی محمد علی اجمیری پنجابی نے لکھا اور ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے شائع کیا۔ یہ ٹریکٹ ہمیں بعض احباب کی طرف سے برائے جواب ارسال کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہم مسئلہ ختم نبوت کو اپنی تصنیف محمدیہ پاکٹ بک میں بشرح وبسط ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور مضمون لکھنے کی ہمارے نزدیک قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی مگر بپاس خاطر احباب مرسلہ اشتہار کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

مرزائی اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی دو قسم کے ہیں ایک شریعت والے۔ دوم بلا شریعت۔ آنحضرت صلعم پہلی قسم کے خاتم ہیں دوسری کے نہیں۔

اس دعویٰ پر مشتہر نے چند بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔

مجمل جواب مرزائی مولوی صاحب راقم ہیں:۔

"آنحضرت نے ایک طرف یہ فرمایا کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے ان دونوں قسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماء سلف اس نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد تشریعی نبوت بند ہے اور مسیح موعود چونکہ آپکی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لا نبی بعدی کے مخالف۔"

(مرزائی تبلیغی ٹریکٹ ۳ صفحہ ۲)

اس تحریر سے بہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ جن علماء نے آنحضرت کو صرف صاحب شریعت انبیاء کا خاتم قرار دیا ہے محض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ملحوظ رکھ کر قرار دیا ہے نہ کسی مراقی و ہسٹریا، دورد گردہ و ذیابیطس کے مارے ہوئے دیہاتی مولود کے دعوئے نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منافی ختم نبوت نہیں سمجھا۔ ہمارا علی الاعلان چیلنج ہے کہ

(۱) ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں حضور کے بعد سوائے حضرت مسیح کے کسی اور نبی کی آمد کو صحیح قرار دیا گیا ہو۔

(۲) ایک بھی صحابی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو
(۳) ایک بھی تابعی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو۔
(۴) ایک بھی امام " " " " " " "
(۵) ایک بھی مجدد " " " " " " "
(۶) ایک بھی عالم " " " " " " "
(۷) ایک بھی صوفی " " " " " " "
(۸) ایک بھی مسلم " " " " " " "

پس مرزائیوں کا مسیح ابن مریم کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کو احادیث نبویہ کا مصداق ٹھہرانا غلط بلکہ افترا ہے۔ حاصل یہ کہ مذکورہ بالا بیان کی بنا پر ہر مرزائی پر لازم ہے کہ وہ یا تو احادیث و اقوال بزرگان سے سوائے مسیح ابن مریم کے کسی اور نبی کا بعد از خاتم النبیین آنا صحیح ثابت کریں یا مسئلہ ختم نبوت کی بجائے مرزا کے مسیح موعود ہونے پر بحث کریں۔

مفصل جواب مرزائی مولوی صاحب نے سب سے پہلے اپنے دعوے پر قرآن مجید سے استدلال کیا ہے کہ

"قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں اول تشریعی دوم غیر تشریعی۔ نبوت غیر تشریعی کا حامل نبی پہلی شریعت کا تابع ہوتا ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و

... اہلحدیث امرتسر (۹۳۳)

ahmadimuslim.de

نورٌ یحکم بھا النبیون الذین اسلموا یعنی ہم نے موسٰے پر توارت اتاری اس میں ہدایت اور نور تھا اسی کے مطابق وہ انبیاء فیصلہ کرتے تھے جو فرمانبردار ہوئے۔

الجواب ۔ مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں :-

"حضرت عیسٰی بلکہ تمام انبیاء ان ہدائتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی ان کو خدا تعالےٰ نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدائت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور کرادیں جیسا کہ قرآن شریف اسی پر گواہ ہے۔" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۹۳/۱۸۹ ط ۱)

مولوی علی محمد صاحب! آپ پچھلے انبیاء میں سے بعض کو صاحب شریعت اور بعض کو بغیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں بخلاف اس کے آپ کے نبی جن کی صداقت ثابت کرنے کو آپ نے خدا پر افترا کیا ہے خود آپ کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ بتلائیے! آپ دونوں میں کون کاذب ہے؟ ؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہمارے نزدیک آپ دونوں یکساں ہیں۔ وہ یوں کہ قرآن پاک کی جو آیت تم نے پیش کی ہے اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں بعض صاحب کتاب نبی تھے بعض بلا کتاب۔ پس مرزا صاحب کا سب کو صاحب کتاب لکھنا جھوٹ اور تمہارا بغیر کتاب والے انبیاء کو غیر تشریعی قرار دینا کذب۔ کیونکہ جو نبی بھی ہوا ہے خواہ بغیر کتاب کے ہو وہ صاحب شریعت ہوا ہے۔ بغیر تشریعی نبی ایک بھی نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں خبر ہی نہیں ہے کہ شریعت کس چیز کا نام ہے۔ سنئے صاحب!

جہاں احکام منزل من اللہ شریعت کہلاتے ہیں۔ وہاں خود انبیاء کرام علیہم السلام کے اقوال و افعال بھی شریعت ہوتے ہیں۔ پڑھیئے آئت وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الایہ (ال عمران) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایہ (الاحزاب) یعنی ہمارا نبی جو کچھ تمہیں دے اسے لیاو۔ جس بات سے منع کرے ہٹ جاؤ۔ اے رسول کہہ دو! اگر تم لوگ خدا سے رشتۂ الفت جوڑنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اے لوگو! ہمارا نبی تمہارے لئے بہترین و پسندیدہ نمونہ ہے۔

مرزائی مولوی صاحب! اگر تمہیں قرآن پاک پر ایمان نہ ہو تو سنو! خود تمہارا اعتقاد و امام بھی یہی کہتا ہے :۔ "وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی یعنی نبی کی ہر ایک بات خدا تعالےٰ کے حکم سے ہوتی ہے نبی کا زمانہ نزول شریعت کا زمانہ ہوتا ہے اور شریعت وہی ٹھہر جاتی ہے جو نبی عمل کرتا ہے۔"

(نور القرآن ع۲ ص۱)

بیان مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں اور جو بلا شریعت ہو وہ نبی کی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ پس تمہارا سابقہ انبیاء میں سے بعض کو غیر تشریعی نبی لکھنا غلط ہے۔ آگے چلو۔

اس کے بعد مرزائی مشتہر نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی کا بند ہونا مسلمہ فریقین ہے مگر نبوت غیر تشریعی ہمارے نزدیک آنحضرت صلعم کے بعد جاری ہے۔

الجواب ۔ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی نہیں ہوا۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام کا یہ کہنا کہ آنحضرت پر نبوت تشریعی بند ہوگئی انہی معنوں میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پیدا ہوگا جس پر مثل انبیاء ایمان لانا فرض و واجب اور اس کے اقوال و افعال حجت شرعیہ ہوں کھلے لفظوں میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ

"بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (دنیا) نبی نہیں آسکتا اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث (اولیاء علماء) رکھے گئے ہیں۔"

(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا ص۲۸)

احمدی مولوی صاحب نے قرآن کے بعد حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ

"ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ (حدیث) آئت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔"

الجواب اول تو یہ حدیث ہی جھوٹی ہے جہاں سے مرزائیوں نے اسے نقل کیا ہے یعنی ابن ماجہ سے وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی متروک الحدیث ہے۔ ایسا ہی تہذیب التہذیب میں بہت سے ائمہ محدثین کے اقوال اس کے متعلق منقول ہیں کہ یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ منکر الحدیث ہے۔ ضعیف الحدیث۔ سکتوا عنہ وترکوا حدیثہ۔ ساقط۔ لایکتب حدیثہ۔ روی مناکیر۔ لیس بالقوی۔ کذبہ شعبۃ وغیرہ۔ اس کی تائید کی ہے۔ پس اس روائت کا ناقابل استناد ہونا اس طرح بھی ثابت ہے کہ صحیح الفاظ جو آنحضرت سے بوقت وفات ابراہیم منقول ہیں۔ یہ ہیں (قضیٰ) ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ یعنی اگر قضائے الٰہی میں آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو ابراہیم زندہ رہتا۔ لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ روائت صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

باقی رہا ملا علی قاری کا اس روائت کی بنا پر آئت خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے باہر ہو۔ سو ظاہر ہے کہ امتی نبی حسب اصطلاح علماء و صوفیاء سلف مجازی نبی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم اس مضمون میں بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام اس پر مفصل عرض کریں گے۔ وجہ یہ کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی ہوتا ہی نہیں

"رسول اور امتی کا مفہوم تباین ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۵۳۳ ط ۲)

پس اگر یہ روائت صحیح بھی ہو تو بقول ملا علی قاری اس میں صرف مجازی نبوت کا ذکر ہے۔ وہ بھی مخصوص بہ ابراہیم و عمر رحمۃ اللہ علیہما۔ ملا علی قاری رد کا ہرگز

توحید و تثلیث ۔ تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل (۹۳۴) سے رد ۔ اور توحید اسلامی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ر [illegible]

ahmadimuslim.de

یہ مذہب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی حقیقی نبی بن سکیگا۔ وہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۱ پر صاف فرماتے ہیں:۔

دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع " آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے "

آگے چل کر مرزائی مولوی صاحب نے حضرت شیخ ابن العربی وامام عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہما کی تحریرات پیش کی ہیں کہ وہ بھی صرف شریعت والی نبوت کے بند ہونے کے قائل ہیں۔ جواباً معروض ہے کہ اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہئے کہ جس شخص (شیخ ابن العربیؒ) کو خود مرزا قادیانی نے وحدت الوجود کا حامی کہہ کر ملحد زندیق ٹھہرایا ہے۔ (رسالہ تقریر اور خط) آج اسی شخص کی تحریروں سے مرزا کی نبوت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مقابلہ پر۔ آہ

پھر اس پر مزید لطف یہ کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ہم سابقاً لکھ آئے ہیں کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہی مذہب ابن العربیؒ وغیرہ صوفیاء کرام کا ہے۔ ہاں ان کے یہاں ایک جدید اصطلاح ہے کہ جملہ انبیاء کو تو وہ رسول کہتے ہیں اور اولیاء امت کا نام نبی رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

الفرق بینھما ھو ان النبی اذا القی الیہ الروح شیئا اقتصر بہ ذالک النبی علی نفسہ خاصۃ و یحرم علیہ ان یبلغ غیرہ ثم ان قیل لہ بلغ ما انزل الیک اما لطائفۃ مخصوصۃ کسائر الانبیاء او عامۃ لم یکن ذالک الا لمحمد سمی بھذا الوجہ رسولا وان لم یخص فی نفسہ بحکم لا یکون لمن الیھم فھو رسول لا نبی داعی بھا نبوۃ التشریع التی لا یکون للاولیاء (الیواقیت والجواھر صفحہ ۲۵)

"یعنی نبی اور رسول کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس پر وحی خاص اس کی ذات کے لئے نازل ہو اور وہ اس کی تبلیغ پر مامور نہ ہو۔ پھر اگر کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ تو اپنی وحی کی تبلیغ کر خواہ کسی مخصوص قوم تک اس کی تبلیغ محدود ہے جیسا کہ تمام انبیاء کرام کا حال ہے یا اس کی تبلیغ عام ہے جیسا کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کوئی نہیں ہوا۔ تو وہ شخص رسول ہے نبی نہیں ہے اور یہی معنے ہیں نبوت تشریعی کے یہ نبوت اولیاء کے لئے نہیں ہے "

نوٹ۔ مزید وضاحت کے لئے الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۳۷ ملاحظہ ہو

حضرات! خدارا اس تحریر پر مکرر سہ کرر غور فرمائیے کہ صوفیاء کرام تو پچھلے تمام انبیاء کرام کو صاحب شریعت قرار دے کر صاف فرماتے ہیں کہ اس قسم کی نبوت اولیاء اللہ کے لئے نہیں ہے۔ مگر مرزائی مولوی کس قدر دھوکہ دیتے ہیں کہ گویا صوفیاء کرام ان سے متفق ہیں کہ نبی دو قسم ہیں۔ ایک تشریعی ایک غیر تشریعی۔ اف! کتنا فریب۔

اس کے بعد سید عبدالکریم جیلانی کے اقوال پیش کئے ہیں ان میں بھی اسی طرح دھوکہ بازی کی گئی کہ ان کے اصل مفہوم کو بگاڑ کر الٹا نتیجہ نکالا ہے۔ ہم ان کی تحریر کو بتمام وکمال نقل کئے دیتے ہیں تا

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

امام موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت موسےٰ کو نو عدد الواح خدا کی طرف سے ملی تھیں جن میں سے وہ صرف سات کی تبلیغ پر مامور تھے اور بقایا ۲ کے ترک پر۔

"بخلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ما ترک شیئا الا ابلغہ الینا۔ قال اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیء وقال اللہ تعالی وکل شیء فصلناہ تفصیلا و لھذا کانت ملتہ خیر الملل نسخ بدینہ جمیع الادیان لانہ اتی بجمیع ما اتوا بہ وزاد علیہ مالم یاتوا بہ فنسخت ادیانھم لنقصھا وشہر دینہ بکمالہ قال اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ولم تنزل ھذہ الایۃ علی نبی غیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولو نزلت علی احد لکان ھو خاتم النبیین و ما صح ذالک الا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علیہ فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمۃ ولا ھدی ولا علما ولا سرا الا قد نبہ علیہ واشار الیہ علی قدر یلیق بالتنبیہ لذالک السر اما تصریحا واما تلویحا واما اشارۃ واما کنایۃ واما استعارۃ واما محکما واما مفسرا واما مئوولا واما متشابھا الی غیر ذالک من انواع البیان فلم یبق لغیرہ مدخلا فاستقل بالامر وختم النبوۃ لانہ ما ترک شیئا یحتاج الیہ الا وقد جاء بہ فلا یجد الذی یاتی بعدہ من الکامل شیئا مما ینبغی ان ینبہ علیہ الا وقد فعل صلی اللہ علیہ وسلم ذالک فیتبعہ ھذا الکامل کما نبہ علیہ و یصیر تابعا فانقطع حکم النبوۃ التشریع بعدہ وکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لانہ جاء بالکمال ولم یجی احد بذالک۔ فلو امر موسی علیہ السلام بابلاغ اللوحین المختصین بہ لما کان یبعث عیسی من بعدہ۔" (الانسان الکامل باب ۳۶ جلد اول صفحہ ۹۵/۶۹)

"یعنی حضرت موسیٰ تو دین الہیٰ کی تکمیل نہ کر سکا مگر رسول کریم صلعم نے کوئی حصہ دین الہیٰ کا نہیں چھوڑا جسے ہم تک پہنچا نہ دیا۔ چنانچہ قرآن اس پر شاہد ہے یہی باعث ہے کہ امت محمدیہ خیر الملل ٹھہری خدا نے اس امت کے دین کے ساتھ جمیع ادیان کو منسوخ کر دیا وجہ یہ کہ اس دین میں نہ صرف وہ تمام باتیں موجود ہے جو پہلے دینوں میں تھی بلکہ علم وحکمت کے وہ بے بہا گوہر بھی چمک رہے جن کی روح پرور جھلک بھی پہلے لوگوں پر نہ پڑی تھی پس منسوخ ہوئے پہلے دین اس نقص کے سبب اور شہرہ آفاق ہوا ہمارا دین اپنے کمال کے باعث۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج کے دن کامل کر دیا میں نے دین تمہارا اور اتمام تک پہنچا دیں تم پر اپنی تمام نعمتیں نہیں اتاری گئی یہ آیت کسی اور نبی پر۔ اگر اتاری جاتی تو بس وہیں سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا۔ چونکہ اور کوئی نبی اس کا

معیارِ حق۔ تقلید کی تردید میں ایک بےنظیر کتاب از مولانا السید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ قیمت ۱۲؍ (مینیجر اہلحدیث) (۹۳۵)

اہل نہیں تھا ولہذا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس واسطے ختم کیا گیا ہے کہ آپ نے نبوت کی کوئی حکمت کوئی ہدایت کوئی علم کوئی بھید شرمندہ حجاب نہ رکھا ہر بات تصریحاً وتلویحاً اشارۃً وکنایۃً واستعارۃً، محکماً ومفسراً مؤولاً ومتشابہاً اور اس کے علاوہ جملہ انواع کمال بیان کو کما حقہ بیان فرمایا۔ ایسا کہ اب کسی اور شخص کے لئے اس گلستان نبوت میں قدم رکھنے کو ایک انچ جگہ باقی نہیں۔ پھر سنو! کہ آنحضرت پر نبوت اس باعث ختم کی گئی کہ آپ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ ہمیں اس کی حاجت ہو اور کوئی دوسرا اسے آکر پورا کرے اب ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کامل واکمل رسول کے بتائے ہوئے طریق کی اتباع کرے۔ شریعت ختم ہوگئی رسول کریم پر اور آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اگر حضرت موسےٰ اپنی امت پر دین پورا کر جاتے اور وہ خاص ہر دو وحی بھیجا جاتے تو انہی پر نبوت ختم ہوجاتی اور حضرت عیسیٰ کو مبعوث نہ کیا جاتا۔"

حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمدہ، احسن، مدلل اور معقول پیرائے میں ختم نبوت کا اظہار کیا اور اس کی حکمت بیان کی ہے کہ انبیاء آتے ہی ہادی بن کر ہیں۔ اب ہدایت مکمل ہوگئی۔ لہذا نبوت ختم۔ اگر حضرت موسےٰ دین پورا کر جاتے تو مسیح کی بعثت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس حضرت ختم المرسلین مکمل ومختم حکمت وہدایت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

"فلاحاجۃ لنا الی نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (حمامۃ البشریٰ ص۴۹)

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں

مرزائی مولوی صاحب کو ٹھوکر لگنے کا صرف یہ سبب ہے کہ وہ انبیاء کی دو قسمیں سمجھ بیٹھا ہے۔ ایک تشریعی اور دوسرے غیر تشریعی۔ پس جہاں اسے کسی کی عبارت میں نظر پڑی کہ آنحضرت پر شریعت ختم ہوگئی وہیں اس نے منہ کی کھائی اور جھٹ شور مچانا شروع کر دیا کہ دیکھو پچھلے علماء بھی ہمارے ہم خیال تھے۔

حالانکہ نبی بلا شریعت ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد مرزائی راقم اشتہار نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب تفہیمات الٰہیہ سے ایک عبارت نقل کی ہے کہ اس میں بھی صاحب شریعت انبیاء کا ختم ہونا مرقوم ہے۔

اس کا بھی وہی جواب ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک تمہاری طرح نبی دو قسم کے نہیں ہیں۔ پھر اگر تمہیں شاہ صاحبؒ کے قول سے فائدہ لینا ہے تو پہلے ان کی کسی تحریر سے یہ ثابت کرو کہ وہ ایک گروہ انبیاء کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اقوال و اعمال اور ان کے افعال حجت شرعیہ نہیں ہیں ورنہ خاموش کرو۔

این شور وفغاں چیزے نیست

سنو! حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ صاف فرماتے ہیں۔

"بعد از وے ہیچ پیغمبر نباشد"

(ترجمہ قرآن فارسی زیر آیت خاتم النبیین)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

آگے چلکر مولانا عبد الحی لکھنوی کا قول لکھا ہے کہ

"آنحضرت کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے۔"

الجواب۔ مولانا مرحوم کا عقیدہ یہ تھا کہ موجودہ ربع مسکوں کے علاوہ زمین کے اور طبقات بھی ہیں ان میں بھی ہماری زمین کی طرح انبیاء کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ایک طبقہ میں ایک آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، موسےٰؑ، عیسےٰؑ، محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوا ہے جس طرح اس زمین پر حضرت محمد صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح دوسرے طبقات میں بھی محمد خاتم الانبیاء صلعم ہوا۔ ان پر بھی یہی قرآن نازل ہوا۔

مولانا موصوف نے اس عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے وہ الفاظ لکھے ہیں جن سے مرزائی مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ میری نظر سے مولانا مرحوم کا اردو رسالہ "دافع الوساوس" جس کا حوالہ مرزائی مولوی نے دیا ہے نہیں گزرا۔ البتہ عربی رسالہ "زجر الناس" میں نے دیکھا۔ اس میں بھی یہی بحث ہے اور اس کے پہلے صفحہ پر ہی مولانا رحؒ نے لکھا ہے کہ ہم نے اس مضمون پر اردو رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس کا نام "دافع الوساوس" ہے۔

حاصل یہ کہ مولانا مرحوم کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ ہمارے اس طبقہ زمین پر کوئی رسول آنحضرت صلعم کے بعد آئے گا یا آسکتا ہے۔ بفرض محال مولانا کا یہی مطلب بھی ہو تو بھی ان کا یہ فرمانا کہ

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے"

صاف دلیل ہے کہ نبوت حقیقی جس میں انبیاء کے اقوال و افعال شریعت میں داخل ہیں ختم ہوگئی۔ باقی کیا رہا؟ صرف مجازی نبوت یعنی ولایت۔

مرزا جی خود راقم ہیں۔

"کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ (تشحیذ الاذہان جلد ۱ نمبر ۱ مکتوب مرزا)

آگے چلکر مرزائی مشتہر لکھتا ہے کہ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں تھے وہ لکھتے ہیں کہ

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص۲۸)

الجواب۔ یہ عبارت ہی دال ہے کہ مولانا مرحوم آنحضرت صلعم پر سلسلہ انبیاء کو ختم جانتے اور مانتے تھے۔ اسی لئے تو آپ "بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہوجائے" کے الفاظ لکھ رہے ہیں پس مولانا رحؒ

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک مشہور کتاب (۱۹۳۶) کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۸؍ (مینیجر اہلحدیث)

صاحب کو اجراء نبوت کا قائل گردانا ایک شرمناک غلط بیانی ہے۔

حضرات! کسی امر کو فرضی طور پر تسلیم کر لینے سے اس کا امکان ثابت نہیں ہوجاتا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ہے کہ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین (زخرف پارہ ۲۵) تو کیا اس سے کوئی احمق خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے امکان کو ثابت کرے تو وہ اس لائق نہ ہوگا کہ اسے دماغی اصلاح کے لئے کسی شفاخانہ میں داخل کرایا جاوے۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحذیر الناس صفحہ ۳ پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں مانتے اور دیگر علماء سے اس بارے میں مختلف ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ یہ ان پر افتراء ہے وہ آنحضرتؐ کو اسی طرح خاتم النبیین سمجھتے ہیں جس طرح دیگر علماء چنانچہ ان کی عبارت مذکورہ بالا اس پر شاہد ہے البتہ مولانا مرحوم آیت خاتم النبیین کے مشہور معانی کو برقرار رکھتے ہوئے بالطبع لفظ خاتم النبیین سے ایک اور مفہوم استنباط فرماتے ہیں اور ایسا کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔ دیکھئے خود مرزا صاحب لکھتے ہیں

" خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت پر بولا گیا ہے بالطبع اس لفظ میں یہ مفہوم رکھا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہے"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ)

مرزا صاحب کے اس بیان سے یہ بھی عیاں ہے کہ قرآن خاتم الکتب اس صورت میں مانا جاسکتا ہے جبکہ آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء سمجھا جاوے۔ کیونکہ آنحضرت خاتم النبیین بعبارۃ النص ہیں اور قرآن بالطبع خاتم الکتب۔ جب اصل ہی سے انکار کیا جائیگا تو ظل کہاں رہا۔ الحاصل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاتم النبیین کے مشہور معانی سے منکر نہیں بلکہ ان کو بحال رکھتے ہوئے ان سے ایک مزید مفہوم استنباط فرماتے ہوئے اسکو باعث فضیلت علی الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اس امر کو انہوں نے تحذیر الناس کے علاوہ رسالہ "مناظرہ عجیبہ" میں بالتفصیل رقم فرمایا۔ ومن شاء فلیرجع الیہ۔

اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد کو ملحوظ رکھ کر فرمایا ہے

" قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی۔ یعنی آنحضرت کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

الجواب۔ اگر مرزائی صاحبان اس روایت کی صحیح سند دکھائیں تو مبلغ پچاس۵۰ روپیہ نقد انعام ان کو دیا جائیگا۔ یہ روایت محض بے سند اور بے ثبوت افتراء ہے پھر یہ ہمارے مخالف بھی نہیں ہے۔ جن معنی میں یہ کہا گیا ہے ان معنے سے ہم "لا نبی بعدی" بلکہ خاتم النبیین بھی نہیں کہتے۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہی نہیں ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت ملیامیٹ کر دی بلکہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نیا نبی نہ بنایا جائیگا۔ اور حضرت مسیح تو گذشتہ نبی ہیں جن کی آمد قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اقوال مرزا بھی اس پر گواہ ہیں۔ اپنے نبی (مرزا) کے اقوال سنو!

(۱) "حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے" (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۱)

(۲) حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے (براہین صفحہ ۴۹۹)

(۳) "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ $\frac{557}{231}$ طبع $\frac{1}{2}$)

مزید وضاحت کے لئے امام زمخشری جن کے متعلق خود مرزا صاحب معترف ہیں کہ وہ "علامہ لسان عرب ہے" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۳ طبع ۲) کی تحقیق ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:-

" خاتم بفتح تا بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع فاعل الختم وتقویۃ قرءۃ عبداللہ بن مسعود۔ ولکن نبیاً ختم النبیین فان قلت کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان (قلت) معنی کونہ آخر الانبیاء لا ینبأ احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبی قبلہ (کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ و ایضاً رازی جلد ۶ صفحہ ۶۱۸ و روح المعانی ج ۷ صفحہ ۶۲)

یعنی خاتَم و خاتِم ہر دو کے معنی ختم کرنے والا ہیں انہی معنوں کو حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرائت "لیکن محمد نبی ہے جو نبیوں کو ختم کرنے والا ہے" تقویت دیتی ہے اگر تو سوال کرے کہ جس صورت میں عیسیٰ آنے والے ہیں۔ آنحضرت کس طرح خاتم النبیین ہو سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت کے آخری نبی ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ تو سابقہ نبی ہیں" امام زمخشری کی تحریر سے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم صاف عیاں ہوگیا۔ خود مرزا جی بھی لفظ خاتم کے یہی معنے لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا بیان ذیل گواہ ہے۔

" میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا" (تریاق القلوب صفحہ $\frac{157}{379}$ طبع $\frac{1}{2}$)

جس طرح مرزا کا خاتم الاولاد ہونا اپنے دیگر بھائیوں کو فنا کرنے کے معنوں میں نہیں ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا پچھلے انبیاء کی نبوت کو چھین لینے پر مبنی نہیں ہے۔ مرزائیو! ع

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

اس کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناں مرحوم کا قول پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

نبوت بالاصالت ختم ہوگئی مگر دیگر کمالات جاری ہیں؛

الجواب۔ ہمارا بھی یہی مذہب ہے مگر مرزائیوں کی کھوپری میں جو کیڑا سرک رہا ہے وہ اور ہے۔ وہ نبوت حقیقی دو قسم کی سمجھتے ہیں ایک بالاصالت دوم بلا اصالت حالانکہ

"جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳)

۱؎ یارسول اللہ! فرما دیجئے کہ اگر کوئی خدا کا بیٹا ہو تو میں اس کا پجاری بننے کو سب سے پہلے تیار ہوں۔

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین۔ مقلدین کے (۹۳۷) اعتراضات کے تسلی بخش جواب۔ قیمت ۶ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

حضرت مرزا مظہر جان جانان صاحب نے جن کمالات کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔ (۱) "ختم نبوت کے بعد اسلام میں اور کوئی نبی نہیں آسکتا"۔ (رازِ حقیقت صلا)

(۲) بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث ہیں"۔ (شہادۃ القرآن صـ۲۸)

سب سے آخر مرزائی مولوی نے مثنوی کے دو حوالے لکھے ہیں کہ آنحضرت کے بعد اس امت میں نبی آسکتا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے جو ہم سابقاً بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام دے آئے ہیں کہ ان کے ہاں ولایت کا نام نبوت ہے۔ خود مثنوی کے متعلق مرزا صاحب قادیان کا یہ قول ہے کہ

"خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے ؎

آں نبی وقت باشد اے مرید

محی الدین ابن عربیؒ، حضرت مجدد سرہندی رحمہ اللہ) نے بھی یہی عقیدہ لکھا ہے۔ (قول مرزا مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار بدر و حقیقۃ النبوت صـ۲۷۳)

صاف واضح ہے کہ مثنوی و دیگر صوفیاء کی تحریرات میں جس نبوت کا تذکرہ ہے وہ ولایت ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ تمام بزرگان دین نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے آئے ہیں۔ لہذا ان کے متعلق یہ کہنے والا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کے قائل تھے۔ مفتری اور کذاب ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(خادم امت مرزا۔ محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

محمدیہ پاکٹ بک ۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ مرزائیت کی تردید میں ایک جدید کتاب۔ حجم ۵۰۰ سے زائد صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ دیدہ زیب۔ قیمت عہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بارِقۃُ السیف

(۱)

سیف صاحب بنارسی مختلف اشغال (درس و تدریس وغیرہ) اور متعدد حوادث و مصائب (ایک بھائی کا انتقال اور دوسرے بھائی کے دماغ کا اختلال وغیرہ) کے باعث مدتوں خاموش رہے۔ ان کا کوئی مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع نہیں ہوا۔ اب خدا خدا کر کے ان کو یکسوئی نصیب ہوئی ہے تو ایرادات فرقہ احمدیہ کی مدافعت میں ایک علمی مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے جو "بارقۃ السیف" کے عنوان سے اخبار ہذا میں مسلسل نکلیگا انشاء اللہ۔ اس مضمون کی اکثر بحثیں ہنوز منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔ جو لوگ اس سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے یہ مضامین بہت مفید ہیں۔ آج کی اشاعت میں قسط اول درج کی جاتی ہے وہو ہذا۔ (مدیر)

العاقب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے متعدد ناموں میں سے ایک نام میرا "عاقب" ہے پھر اس کے معنے بھی ساتھ ہی حدیث مذکور میں یوں مرقوم ہیں۔ الذی لیس بعدہ نبی (صحیح مسلم وغیرہ) یعنی عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ اس پر قادیانی مناظر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ معنے مذکور زہری راوی نے کئے ہیں جیسا کہ خود صحیح مسلم میں ہے۔ قال معمر قلت للزہری وما العاقب؟ قال الذی لیس بعدہ نبی (صـ۲۶۱ ج ۲) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معنے بتائے ہوتے تو عبارت یوں ہوتی الذی لیس بعدی نبی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے؛

اس کے جواب میں عرض ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاقب کے معنے انہیں الفاظ میں ارشاد فرما دیئے ہیں جن الفاظ میں احمدیوں کا مطالبہ ہے چنانچہ چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبد البر نے روایت مذکور یوں نقل فرمائی ہے۔ قال ..... وانا الخاتم ختم اللہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی (کتاب الاستیعاب برحاشیہ اصابہ مطبوعہ مصر صـ۳۷ ج ۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم فرمادی ہے اور میں عاقب ہوں پس میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے۔ اسیطرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاض نے بھی نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی (کتاب الشفا مطبوعہ استنبول صـ۱۹۱ ج ۱) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ایسا ہی تفسیر خازن (سورہ صف) میں ہے وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (صـ۲۵۷ ج ۶ طبع مصر ۱۳۰۹ھ) ان تینوں کتابوں میں لفظ بعدی موجود ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔

اس پر مرزائی فوراً بول اٹھتے ہیں کہ صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتابیں ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے لہذا حجت نہیں؛ اسکے جواب میں واضح ہو کہ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں بھی یوں ہی موجود ہے۔ چنانچہ ترمذی ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی اسماء النبی میں حدیث صحیح مرقوم ہے وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (دیکھو ترمذی مطبوعہ مصر صـ۱۳۷ ج ۲ طبع ۱۲۹۲ھ و مطبع مجتبائی دہلی صـ۱۰۷ ج ۲ طبع ۱۳۲۸ھ ۱۳۴۲ھ و مطبوع مجیدی پریس کانپور صـ۱۱۳ ج ۲) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

اعلام ترمذی مطبوعہ ہند کے بعض نسخوں (مطبوع احمدی وغیرہ) میں اس مقام پر "بعدہ" غلط طبع ہو گیا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ ترمذی کے اس مقام کو درست کرلیں اور بجائے بعدہ کے بعدی بنالیں۔ اسلئے کہ ترمذی کا قدیم نسخہ جو مصر میں ۱۲۹۲ھ میں طبع ہوا تھا۔ اسمیں "بعدی" ہے۔ اسی طرح مجتبائی اور مجیدی پریسوں کے چھاپوں میں بھی "بعدی" ہے۔ اور محدثین شارحین حدیث نے بھی ترمذی کے حوالہ سے بعدی ہی نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رح فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ لکن وقع فی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس بعدی نبی (مطبوعہ انصاری پ ۱۴ صـ۳۱۳) اسیطرح زرقانی نے شرح مؤطا میں بھی بحوالہ ترمذی بعدی نقل کیا ہے (صـ۲۴۳ ج ۴ مطبوعہ مصر)

حسن البیان (جواب سیرۃ النعمان مصنفہ مولانا شبلی) (۹۳۸) مولفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی ۔ قیمت عہ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

براہین احمدیہ کیوں ناقص رہی

ناظرین جانتے ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مایہ ناز تصنیف "براہین احمدیہ" ہے۔ جس کی بابت مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ تین سو زبردست دلائل اس کتاب میں ایسی لکھی جائیں گی جن سے صداقت قرآن اور صداقت نبوت محمدیہ علیہ السلام واضح طور پر ثابت ہوگی۔ اس کے سوا بھی (دوا فروشوں کی طرح) بہت کچھ اس کتاب کی تعریف میں لفاظی کی تھی۔ مگر خدا کی شان تین سو دلائل میں سے صرف پہلی دلیل کے متعلق چند آیات لکھ کر چوتھی جلد ختم کر دی۔ تو پھر اپنی مسیحیت میں ایسے مشغول ہوئے جیسے بقول اہل ہنود کرشن جی گوپیوں میں مشغول رہتے تھے۔ اس پر ان مخالفوں نے عموماً اور جن لوگوں نے براہین کی مطلوبہ قیمت پیشگی دی ہوئی تھی خصوصاً اعتراضات کی بھرمار کی کہ براہین احمدیہ کیوں پوری نہیں کی جاتی؟ اس پر بھی مرزا صاحب کو اس طرف توجہ نہ ہوئی یا باعتقاد ہمارے بحکم قرآن مجید (کرہ اللّٰہ انبعاثہم فثبطہم) مرزا صاحب کو توفیق تکمیل نہ ملی اس مضمون کو ہم نے بالتفصیل رسالہ علم کلام مرزا میں لکھا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں ایک مضمون جدید "الفضل" قادیان میں نکلا ہے جو بہت ہی لطیف اور خوش کن ہے حق تو یہ ہے کہ ہمیں اس کے پڑھنے سے بہت لطف حاصل ہوا۔ کیونکہ ہمیں یقین ہوا کہ ہمارا قلم واقعی لوہے کا قلم ہے اور ہمارا پنجہ واقعی پنجہ شیر ہے جس سے شکار کا نکل جانا محال ہے۔ ہم اس لطف میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاہتے ہیں اس لئے الفضل کا مضمون سارا نقل کرتے ہیں۔ پس حضرات ناظرین تھوڑی سی توجہ سے پڑھیں اور لطف پائیں وہ یہ ہے:۔

*خدا کو ان لوگوں کی تیاری ناپسند ہے اسلئے انکو چپکا دیا۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا شروع میں بھی ارادہ تھا کہ حقانیت اسلام کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تین سو دلائل فضیلت اسلام کے بیان ہوں اور اسی غرض کے لئے آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ مگر دوران تحریر میں جب خدا تعالےٰ نے آپ کو اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا اور آپ کی توجہ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا تو اس ارادہ کی تکمیل ظاہری صورت میں نہ ہوسکی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے لکھا کہ

"اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے۔ بلکہ جس طور سے خدا تعالےٰ مناسب سمجھیگا کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دیگا" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۲)

ہمارا دعوےٰ ہے کہ فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جن پاکیزہ ارادوں کے ماتحت براہین احمدیہ لکھنی شروع فرمائی تھی۔ انہیں خدا تعالےٰ نے پورا کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے قلم سے اسی کے قریب ایسی بے نظیر کتب لکھوائیں جن میں وہ تمام دلائل بالتفصیل مرقوم ہیں۔ جن سے اسلام دیگر ادیان پر غالب ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب کا مطالعہ کرے تو اسے اسلام کی سچائی کا ثبوت ان میں سورج سے بھی زیادہ درخشاں نظر آئے گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) براہین احمدیہ کے بعد جس شان میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے یعنی نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کا خلعت پہن کر۔ وہ بذات خود حقانیت اسلام کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے کہ اگر تین سو سے زیادہ دلائل بھی حقانیت اسلام کے براہین احمدیہ میں رقم کئے جاتے تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہنچ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خواہ کس قدر اسلام کی حقانیت کے علمی دلائل پیش فرماتے قرآن مجید سے بڑھ کر نہ ہوسکتے مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب ثابت نہ کرسکے تھے تو ان تین سو دلائل سے کیونکر فائدہ اٹھاتے۔ اگر اسلام غالب ثابت ہوتا بھی تو محض علمی رنگ میں۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ماموریت کی شان عطا فرما کر اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو بعد میں خدا تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ سے شائع کرائیں اور قطع نظران سینکڑوں اشتہارات اور تقریروں کے جو آپ نے صداقت اسلام پر کیں۔ براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر حقانیت اسلام ظاہر ہوسکتی تھی اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی۔ اور یہی خدا تعالےٰ چاہتا تھا کہ دنیا پر اپنے زندہ اور تازہ آسمانی نشانات سے حقانیت اسلام ظاہر کرے۔

غرض حقانیت اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا اور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھوں لیظہرہ علی الدین کلہ کا نشان ظاہر ہوگیا۔ یہ حقانیت اسلام کو اسقدر نمایاں کر دینے والا نشان ہے کہ اس کے ماتحت ہر وہ معجزہ جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ ظاہر ہوا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور اگر اس رنگ میں غور کیا جائے تو صداقت اسلام کے ہزاروں دلائل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گو مخالفین سلسلہ کی طرف سے

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ براہین نامکمل رہ گئی اور آپ نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا۔ لیکن دراصل اس میں بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت کا عظیم الشان نشان مخفی ہے اور وہ اس طرح کہ ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک رؤیا دیکھا جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے۔

"اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس کی تعبیر اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبویؐ کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مرفق مبارک تک بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازے سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرتؐ کے معجزے سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرتؐ بڑے جاہ وجلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسیٔ مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمدللہ علیٰ ذالک۔

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا) تحریر فرماتے فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم وبیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں۔ اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام ونشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اسکے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہو گئیں اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلے میں بوعدہ انعام کثیر پیش کر کے حجت اسلام ان پر پوری کی گئی ہے اور جس قدر اجزاء اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے۔ ان کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸ تا صفحہ ۲۴۵ حاشیہ)

اس خواب سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حقانیتِ اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا مگر مسلمان کہلانے والوں کے حصہ میں صرف ایک قاش آئی۔ کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا اور پھر زندہ ہوا۔ اسلام کا تمثل تھا۔ اسی لئے آخر میں حضور نے فرمایا۔ "یہ دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔" اس رؤیا کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو حقائق ومعارف کا بہت سا شہد خدا تعالےٰ نے دیا۔ مگر مسلمانوں کو صرف ایک قاش براہین احمدیہ کی شکل میں ملی۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں ایک ہی دلیل صفحہ ۱۲۵ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکمت الٰہی سے یہ کتاب بند ہو گئی اور سلسلۂ صداقتِ اسلام ایک دوسرے نہج پر منتقل ہو گیا۔ اور یہ جو کچھ ہوا خدا تعالےٰ کی اس بتائی ہوئی خبر کے مطابق ہوا کہ اسلام والوں کو صرف ایک قاش ملیگی باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پاس رہیں گی۔ اور آپ جس طرح چاہیں گے اسے تقسیم کریں گے۔ یعنی حقانیت اسلام کے باقی دلائل اور رنگوں میں ظاہر ہونگے۔ پس براہین کی عدم تکمیل بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی ایک رؤیا صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ نہ آپ پر بزعم مخالفین اعتراض عائد کرنیوالا۔"

(الفضل ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

اہلحدیث اس ساری طول طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ براہین کی چار جلدوں کے بعد جو خدمات مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت کی معرفت صداقت اسلام کے متعلق کیں وہی براہین احمدیہ ہیں اس لئے براہین احمدیہ ناقص نہیں رہی بلکہ مکمل ہو گئی۔ (جل جلالہ)

ناظرین کو یاد ہوگا ہم بہت دفعہ کہہ چکے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کے اس بارے میں مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم کو اپنی امت کی کج روی کے جواب دینے سے سبکدوش کیا ہوا ہے۔ یعنی جونہی یہ لوگ غلط بات کہیں ہم فوراً مرزا صاحب کے قول سے اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی اسی اصول سے کام لیتے ہیں۔

"براہین احمدیہ کی چوتھی جلد کے اخیر میں ان تین سو دلائل حقہ میں سے ایک دلیل کو بیان کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے متعلق چند آیات لکھی ہیں۔ پھر ۲۳ برس کی بندش کے بعد آپ نے پانچویں جلد شروع کی تو اس کے دیباچہ میں حسب ذیل نوٹ لکھا۔

"اما بعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ

علم کلام مرزا۔ مرزا صاحب کی حیثیت مصنف (۹۳۴)

حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تیئیس ۲۳ برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ اسی کے قریب اس مدت میں میں نے کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں۔ لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گذر گیا مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کے لئے سخت الحاح ہوا اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے۔ اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے مگر پھر بھی قضاو قدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کر سکتا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱)

اہلحدیث | اس کلام بانظام سے صاف واضح ہوتا ہے کہ تیئیس ۲۳ سالہ مدت کی اسی کتابوں کو مرزا صاحب "براہین" کی تکمیل نہیں جانتے تھے تبھی تو اس کی تکمیل کے لئے کتاب کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ اس (قول مرزا) سے الفضل کی صاف تردید ہوتی ہے جو اسی کتابوں کی تصنیف کے ذریعہ خدمات مرزا کو تکمیل براہین کہتا ہے۔

احمدی دوستو! | ہم نے تمہیں بارہا مشورہ دیا ہے اور اب بھی حق ہمسائگی ادا کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مضامین کی بابت ہم سے مشورہ لے لیا کرو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے مضامین کی اصلاح کر دیا کریں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ کریں گے۔ کیونکہ تم لوگ مرزا صاحب کے رازہائے دروں سے اتنے واقف نہیں جتنے ہم ہیں کیوں کہ سہ

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

ہاں ایک شکایت باقی ہے۔ غالباً امت مرزا بھی اس شکایت میں دل سے ہمارے ساتھ ہم آواز ہوگی کہ پانچویں جلدی شروع تو کر دی لیکن یہ خیال بھی نہ کیا کہ اس میں مجھے کیا لکھنا چاہئے اور شروع کیسے کرنا چاہئے۔ حق تو یہ تھا کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد میں جو ذکر شروع ہو کر ادھورا رہا اسے مکمل کرتے مگر افسوس ایسا نہیں کیا بلکہ پانچویں جلد میں ایک جدید مضمون شروع کر دیا۔ گویا کہ اس پانچویں کو چوتھی جلد سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

لطیفہ | ہاں ایک باریک لطیفہ جس کو قادیانی معارف میں سے ایک نکتہ یا نقطہ کہنا چاہئے یہ بتایا کہ براہین احمدیہ کے پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص۷)

کیا اچھا نکتۂ معرفت ہے جو آج تک کسی سابق مصنف کو نہ سوجھا ہو۔ سٹاف اہلحدیث تو اس کی دل سے قدر کرے گا البتہ احرار پارٹی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے حلقۂ اثر میں یہ تعلیم نہ پھیلا دیں کہ مرزائیوں سے پچاس روپے قرض لیکر پانچ دے دیا کرو۔ باقی ۴۵ کھا جایا کرو اور ایسا کرنے کے جواز میں یہ قول مرزا بطور دلیل پیش کر دیا کرو۔ اور اگر ہم سے اس فتوے پر دستخط کرانا چاہیں گے تو ہم نہیں کرینگے اور اسکی وجہ یہ بتائیں گے کہ سہ

ہر رستاں منطق الطیر ست جای لب بہ بند
جز سلیمانے نباشد فہم ایں گفتار را

نوٹ | اس مضمون پر بلکہ مرزا صاحب کی کل تصانیف پر بحیثیت علم کلام لطیف بحث دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ "علم کلام مرزا" ملاحظہ ہو۔ قیمت آٹھ آنے منگوانے کا پتہ یہ ہے:۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویددرشن

(۵)

ہندی زبان میں ویدوں کے ترجمے حسب ذیل موجود ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی کا ترجمہ یجر وید کا دو جلدوں میں اور رگ وید کا نو جلدوں میں ملتا ہے۔ رگ وید کا ترجمہ پورا نہیں ہے۔ پہلی تین جلدوں میں پہلے منڈل کا ترجمہ ہے باقی چھ جلدوں میں ایک ایک منڈل کا ترجمہ ہے۔ اس طرح کل سات منڈلوں کا ترجمہ سوامی جی نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کا مقدمہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے نام سے الگ ملتا ہے۔ یہ بھومکا اردو میں بھی لاہور میں چھپ گئی ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ یجر وید کا اردو ترجمہ بابو نوو ند پرشاد گپتا نے کیا تھا جو میرٹھ اور دہلی میں چھپ چکا ہے۔ سوامی دیانند نے ہندوؤں کو عیسائیت اور اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ایک جدید فرقہ ہندوؤں میں جاری کیا تھا اور جو اعتراضات پادریوں اور مولویوں کی طرف سے ہندو دھرم پر کئے جاتے تھے ان سے ویدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عجیب وغریب تاویلات سے کام لیکر انہوں نے اپنا ترجمہ کیا ہے۔ اس لئے ان کا ترجمہ درحقیقت وید کا ترجمہ نہیں بلکہ ایک جدید مستقل کتاب ہے۔

یجر وید کے کئی ہندی ترجمے سناتن دھرم والے بھی شائع کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے راجہ گری پرشاد نے بسواں سے ایک ترجمہ شائع کیا تھا جو اب نایاب ہو چکا ہے۔ میں نے اس کا ایک نسخہ الہ آباد کی بھارتی بھون لائبریری میں دیکھا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد جی مصر مراد آبادی کا کیا ہوا بمبئی کے وین کٹیشور پریس سے شائع ہوا ہے اور عام طور پر ملتا ہے۔ ایک اور ترجمہ اس وید کا پنڈت جوالا پرشاد بھارگو نے کیا ہے۔ جو آگرہ سے شائع ہوا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت رام سروپ شرما کا کیا ہوا ہے جو سناتن دھرم پریس مراد آباد سے ملتا ہے۔

سام وید کا ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام نے کیا ہے جو میرٹھ سے شائع ہو چکا ہے۔ اتھرو وید کا پنڈت

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن۔ دوسرا ایڈیشن (۹۳۵) ثناء اللہ صاحب

لکھیم کرن داس جی ترویدی نے ہندی میں آریہ اصول کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور چالیس روپیہ میں پنڈت جی سے جو آج کل بجے پور میں مقیم ہیں مل سکتا ہے۔ پنڈت جی ایک نہایت معمر بزرگ ہیں آپ کی خدمت میں راقم الحروف کو نیاز حاصل ہے۔ ایک مرتبہ راقم نے آپ کے ترجمہ کے متعلق چند سوالات آپ سے کئے بے چارے جواب نہ دے سکے۔ فرمانے لگے بھائی میں نے بچپن میں تو عربی فارسی پڑھی تھی۔ سنسکرت کا شوق بڑی عمر میں پیدا ہوا اور اب اس کو بھلا بھی چکا ہوں۔ البتہ کتابیں موجود ہیں جو کتاب چاہو کتب خانے سے نکال لو اور دیکھ کر اپنا شبہ رفع کر لو۔ بہرحال پنڈت جی کا ترجمہ سوامی دیانند کے اصول کے مطابق نہایت عمدہ اور بہت خوب ہے۔

اتھروید کی ساین آچاریہ کی تفسیر مع اس کے ہندی حاصل مطلب کے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے شائع کرنی شروع کی تھی۔ اب تک ختم ہو چکی ہوگی یا قریب اختتام کے ہوگی۔ اتھروید کا ایک ترجمہ پنڈت ساتو لیکر اوندھ ضلع ستارہ سے شائع کر رہے تھے۔ یہ بھی غالباً ابھی مکمل نہیں ہوا۔

رگ وید کا ہنوز کوئی مکمل ہندی ترجمہ نہیں ہوا سوامی دیانند جی کے ترجمہ کی تکمیل پنڈت آریہ منی جی کر رہے تھے مگر وہ اسے پورا نہ کر سکے۔ اس وید کے دسویں منڈل کے متعلق ایک جگہ میری نظر سے گزرا کہ پنڈت مہا دیو جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو لکھیم پور سے شائع ہوا ہے لیکن اس کے دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا۔ رگ وید کا ایک ہندی ترجمہ ساین آچاریہ کے ترجمہ کے مطابق بھاگلپور سے شائع ہو رہا ہے۔ ہنوز صرف ابتدائی حصص شائع ہوئے ہیں۔

اس وید کی نہایت بسیط شرح بڑے اہتمام کے ساتھ کلکتہ کی ایک ریسرچ سوسائٹی انگریزی، بنگلہ، اور ہندی میں شائع کر رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ ساین کی تفسیر کے مطابق ہے۔ لیکن جس اہتمام سے یہ چیز شائع ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر یہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے برسہا برس درکار ہیں۔

ہمارے ایک جوان ہمت اور جوان سال دوست پنڈت جے دیو جی شرما کئی برس سے ویدوں کا ہندی ترجمہ اجمیر سے شائع کر رہے ہیں۔ سام وید کا ایک جلد میں، یجر کا دو جلدوں میں اور اتھرو کا چار خوبصورت چھوٹی جلدوں میں مکمل ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ رگ وید کا ترجمہ سات منڈل تک شائع ہو چکا ہے۔ باقی تین منڈل بھی سال دو سال میں چھپ چکیں گے۔ پنڈت جی اگرچہ آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں لیکن آپ کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب کے ترجمے سے بہت کچھ مختلف اور بہت سے مقامات میں ساین سے قریب تر ہے اور یہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ جوں جوں ویدوں کی درس و تدریس بڑھتی جاتی ہے خود سماجی حلقہ میں سوامی جی کے ترجمہ کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے۔

اُردو میں ویدوں کے متعلق جو کچھ ہوا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ ولسن صاحب کے ترجمہ رگ وید کے پہلے اشٹک کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا پنڈت رام چند نے کیا تھا۔ جو اب نایاب ہے۔ سام وید کا اُردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروتھا ضلع علیگڈھ نے کیا تھا وہ بھی اب نایاب ہے۔ میں نے اس کو جے پور کی اسٹیٹ لائبریری میں دیکھا تھا۔ سوامی دیانند کے یجروید کے دو اردو ترجموں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ایک ترجمہ کا نصف حصہ انجمن احمدیہ لاہور شائع کر چکی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ نصف بھی جلد شائع ہو جائے گا۔

الغرض صرف آدھے وید کا صحیح اردو ترجمہ اس وقت ناظرین کو بازار میں مل سکتا ہے اور ضرورت ہے کہ دیگر ویدوں کے کم از کم خاص خاص اور اہم مقامات کا ترجمہ اردو دان پبلک کو پیش کر دیا جائے۔ اس کام کو اس عاجز نے اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا ہے۔ والسعی منی والاتمام من اللہ۔

وید کا بھید حصہ اول و دوم

اس میں آریوں کے اس دعوے کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۴؍ (ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

اعترافِ کفر

(از قلم پنڈت آتما نند جی ست دہرم منڈل بٹالہ (گورداسپور))

لوگ کہتے ہیں کہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا جس کے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ زمانہ بھی ہے۔ مثلاً میں نے ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء کے "اہلحدیث" میں "ویدوں کی حقیقت کا اعتراف" کے عنوان سے پنجاب کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے خیالات متعلقہ وید اقدس ظاہر کئے تھے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ:

(۱) ویدوں کے بعض منتر رشیوں کی تصانیف اور تخیلات ہیں۔ نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔

(۲) ویدوں میں مہاراجہ پریکشت اور مہاراجہ جنتنو اور پراشر منی کے نام اور حال پائے جانے سے ثابت ہے کہ وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں۔

(۳) ویدوں میں تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بہت کچھ خلاف اخلاق تعلیم بھی موجود ہے جسے پنڈت راجا رام جی رودڑا، پتھر، ڈھول، کوٹا کرکٹ، گندمند کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

غرضیکہ وید مقدس ہر طرح سے انسانی تصانیف ثابت ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔ آریہ مسافر اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت راجا رام جی جیسے چوٹی کے "ودوان" کے اعترافِ حق سے آریہ سماج میں ایک کھلبلی سی پڑ گئی۔ جس کا پڑنا لازمی بھی تھا کہ جب سب سے بڑا آریہ سماجی پنڈت ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتا تو کسی لالہ وغیرہ کے ویدوں کو الہامی ماننے کی کیا قدر کی جا سکتی ہے؟ چنانچہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ:۔

"چنانچہ بغیر کسی تاخیر کے شری پنڈت راجا رام جی کی توجہ اس مضمون کی طرف دلائی گئی جس کے جواب میں شری پنڈت جی نے مندرجہ ذیل چٹھی برائے اشاعت بھیجی"۔

اس چٹھی میں جو آریہ مسافر میں شائع ہوئی ہے پنڈت راجا رام صاحب نے اتنا تو تسلیم کر لیا ہے کہ:۔

ahmadimuslim.de

نسند ہیہ (بیشک) آتمانند نے مجھ سے پرشن (سوالات) کئے اُن کے اُتر (جوابات) چاہئے۔ لیکن میں نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ چٹانوں کی کان میں ہیرے ہیں جن کے ساتھ روڑا، پتھر، ڈھول بھی ہے۔

موصوف کے اس بیان اور آریہ مسافر کی تحریر سے عیاں ہے کہ میرا مضمون مندرجہ "اہلحدیث" ضرور پنڈت راجا رام صاحب نے پڑھا اور سوائے جواب ع۲ کے باقی کی صحت کا اقرار کیا۔ جس سے بھی کافی بلکہ دافی طور پر ثابت ہے کہ پنڈت جی ویدوں میں مچھلیوں، کُتیا، تیتر، بندر، کبوتر، نیل کنٹھ، سانپ، دریائے ستلج اور بیاس وغیرہ کے کلام وید منتروں کو رشیوں کے تخیلات قرار دیتے ہیں نہ کہ خدا یا حیوانوں کا کلام۔ دوئم ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات نام و نسب وغیرہ پائے جانے سے بھی ثابت ہے کہ وید مقدس زمانہ مہا بھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں نہ ازلی کلام الٰہی۔

میں دوبارہ مہاتما ہنسراج جی یا کسی دیگر آریہ سماجی یا آریہ مسافر کے ایڈیٹر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ پنڈت راجہ رام جی سے میرے بقیہ مضمون کی بھی تردید کرا کے دکھلا دیں ورنہ مان لیں کہ وید شعرانہ تخیلات کا مجموعہ ہیں نہ کہ کلام الٰہی۔ نیز یہ کہ بقول موصوف ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے نام و نسب و تواریخی حالات پائے جانے سے جیسا کہ خود موصوف کے تراجم سے عیاں ہے وید زمانہ مہا بھارت کے مابعد کی تصنیف کئے گئے۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر میں ہمت ہے تو پنڈت راجا رام صاحب کو میدان مقابلہ میں لاویں اور دیکھ لیں کہ خود موصوف کے ترجمہ و تفسیر سے ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم اور تواریخی حالات پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

بقول شخصے جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے آریہ مسافر یہ کہہ کر خاموش ہو رہے گا کہ "انگور کھٹے ہیں"۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر کے سر میں دماغ اور دماغ میں سچ جھوٹ کی تمیز کرنے کا تھوڑا بھی مادہ باقی ہوتا تو سمجھ لیتا کہ بھلا آتمانند کو پرانوں کے متعلق دردِ سر خریدنے کی کیا ضرورت پڑی تھی اور خواہ مخواہ کرکے پنڈت راجہ رام صاحب سے پرانوں کے متعلق پوچھنے کی کیا ضرورت پڑی تھی جبکہ وہ تو بھی پرانوں کو پہلے ہی سے رد و بٹ بیٹھے ہیں اور پھر پنڈت جی کہاں کے پرانوں کے ٹھیکیدار تھے جو آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھا جاتا اور جبکہ آتمانند نے آج تک کبھی بھی پرانوں کا تصفیہ نہیں چھیڑا بلکہ ہمیشہ آریہ سماج کی ہی جڑوں کو ہی تیل سے سینچتا رہا تو اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ پرانوں کے متعلق اور پھر وہ بھی ایک آریہ سماجی پنڈت سے پوچھتا اور یقین کرتا کہ ضرور ویدوں کے متعلق ہی پنڈت جی نے یہ رائے دی ہوگی۔ مگر اب کسی وجہ سے سچ کو چھپا رہے ہیں۔ اور ویدوں کا الزام پورانوں کے نام مڑھ کر حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ ایک پنڈت راجہ رام صاحب ہی نہیں تقریباً سارے کے سارے آریہ سماجی علماء وید اس وقت ویدوں سے منکر ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج کس کس سے تردید شائع کروائیں گے۔ مثلاً پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ویدوں میں تحریف اور اکثر وید منتروں کے انسانی تصانیف ہونے کے قائل ہیں اور ویدوں کا زمانہ تصنیف مہا بھارت کے نزدیک تسلیم کرتے ہیں مفصل دیکھئے اے ہسٹری آف ویدک لٹریچر۔ پنڈت نردیو شاستری جی بھی ویدوں میں تحریف مانتے ہیں دیکھئے رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵۔ پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔ اے شاستری سابق پرنسپل دیانند براہم ودیالیہ و پردھان آریہ سماج انارکلی لاہور ویدوں میں تواریخ و غلطیاں اور ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر مول راج صاحب ایم۔ اے سابق پردھان آریہ سماج لاہور جن کو خود سوامی دیانند جی نے اپنے ہاتھ سے آریہ سماج لاہور کا پردھان منتخب کیا تھا ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر درگا داس صاحب ایم۔ اے ایڈوکیٹ سابق پردھان آریہ سماج لاہور بھی ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ اور مسٹر وید دیاس ایم۔ اے۔ پروفیسر سنت رام صاحب سیال ایم۔ اے۔ لالہ سوہن بھان ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول لاہور۔ پروفیسر ہکم چند صاحب مہاجن۔ پروفیسر گوردھن لعل صاحب ایم۔ اے۔ پنڈت رامانند صاحب شاستری۔ پنڈت دیودت صاحب پروفیسر دیانند براہم مہا ودیالیہ اور لاہور کے اکثر آریہ سماجی وکلاء بھی پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل اور رائے بہادر مول راج صاحب ایم۔ اے کے ہم خیال و مددگار ہیں۔ (بحوالہ آریہ گزٹ مجریہ ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج و پردھان آریہ سماج الہ آباد ویدوں کے بعض منتروں کو مخرب الاخلاق مانتے ہیں۔ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر کالج پارٹی کا حال ہے۔ اب ذرا گوروکل پارٹی کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

سوامی ستنترانند جی ویدوں کے بعض منتروں کو مہذب نہیں مانتے بلکہ انہوں نے اکثر وید منتروں کا ترجمہ سوامی دیانند کی تصنیف سنسکار ودھی پر سے ہلکا کر دیا ہے۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ایم۔ اے سوامی دیانند جی کے ترجمہ کو غلط اور ویدوں میں تواریخ مانتے ہیں۔ آریہ سماجی رسالہ کرانتی لاہور بابت جولائی ۱۹۳۴ء صفحہ ۷ پر پنڈت بنواری لال جی کھتری آریہ پرتی ندھی اُپ سبھا کی طرف سے شائع شدہ چٹھی سے ظاہر ہے کہ جب شری دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی ایک مرتبہ گوروکل کوروکشتر میں تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ گوروکلوں کے اکثر سناتک ناستک نکلتے ہیں۔ تو آچاریہ جی نے جواب دیا کہ "جب وید ہی ایسے ہوں تو کسی کا کیا دوش ہے"؟ یعنی آچاریہ جی کے خیال میں بھی وید خدا کا کلام نہیں۔ اور گوروکلوں کے پروفیسروں کے معتقدات کے متعلق آچاریہ دیوشرما جی نے بیان دیا کہ:-

"چونکہ گوروکلوں میں آج کل اکثر ادھیاپک ناستک اور اویدک (مخالف وید) خیالات کے کام کرتے ہیں۔ اس لئے سناتکوں کا بھی ناستک اور اویدک خیالات ہونا لازمی ہے۔"

گوروکل کانگڑی کے سب سے پہلے پہل مہاشہ ہریش چندر ولد سوامی شردھانند صاحب ویدوں کو الہامی کتابیں نہیں مانتے تھے۔ مرحوم لالہ لاجپت رائے

ahmadimuslim.de

[illegible] (۹۳۷)

بھی ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے تھے*۔

قصہ مختصر یہ کہ اس وقت سوائے ایک دو غیر معروف تنخواہ دار لیکچراروں کے کوئی مشہور و معروف آریہ سماجی عالم ویدوں کے الہام کا قائل نہیں رہا یہاں تک کہ پروفیسر رامدیو جی بی۔ اے پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب بھی ڈھلمل یقین ہو رہے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ آپ کی خط و کتابت سے ظاہر ہے میرا دعوے ہے کہ کوئی منصف مزاج شخص میری لاجواب تصنیف "ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" کو بنظر انصاف پڑھ لینے کے بعد آریہ سماجی نہیں رہ سکتا اور ویدوں کو الہامی نہیں مان سکتا۔ ملنے کا پتہ:۔

(۱) دفتر اہلحدیث امرتسر

(۲) ست دہرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا ویدوں کی ایسی تعلیم کو لیکر جس کا صحیح خاکہ میری تصنیف ویدک تہذیب میں کھینچا گیا ہے آریہ سماج اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر سکتی ہے ؎

این خیال است و محال است و جنوں

خاکسار آتمانند ست دہرم منڈل بٹالہ

انجمن اہل حدیث مدراس

قابل توجہ برادران اہل حدیث

برادران اسلام! آج کل دنیائے عالم خصوصًا عالم اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پرست سمجھتا ہے اور اپنی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ ہر فرقہ جن کے نام سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اور جن کی تقلید کو اپنے لئے باعث عز و وقار سمجھتا ہے ان کے پیشوا خود ایک ایسی ہستی کے محکوم ہیں جن کی سرداری اور پیشوائی کا انتخاب خداوند رب العزت منتخب فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی آقائے نامدار حبیب کردگار، رسول خدا محمد مصطفٰے صلعم (روحی فداہ ابی امی) کے اقوال اور افعال ہماری زندگی کے لئے بہترین راہ عمل اور افضل و اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور حضور سرور کائنات رسول خدا صلعم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور دائیں بائیں چار لکیریں کھینچ کر صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا یہ بیچ لکیر جو ہے وہی صراط مستقیم ہے جو کوئی اس پر چلے گا وہ فلاح پائے گا۔ اور جو اس سے بھٹک کر ٹیڑھی راہ اختیار کرے گا اس کو شیطان اوچک لیگا۔ اب غور طلب یہی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ کا حق پرست ہونا کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا فیصلہ اور جواب ہر ایک مدعی کو چاہئے اپنے دل سے پوچھ لے۔ ہر ایک مدعی اپنے دعوے کو باطل پائے گا کیونکہ وہ صرف زبانی دعوے کرتا ہے آقائے نامدار صلعم کی محبت کا۔ کیونکہ رہبری اور پیشوائی کے لئے وہ کسی اور کا متلاشی ہے۔ وہ اپنی سرداری کے لئے آقائے نامدار جیسی اولوالعزم ہستی کو منتخب نہیں کرتے۔ اس کا اصلی سبب یہی ہے کہ ہم مسلمان اصلی تعلیم قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے اور رسول اکرم صلعم کی بتائی ہوئی راہ اختیار نہ کی۔ شکر ہے ایک جماعت حقہ جو اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ وہ اپنی سرداری و رہبری کے لئے آقائے نامدار کو منتخب کرتی ہے اور آپ کے طریق عمل کو اپنے لئے بہترین عمل سمجھتی ہے وہ اپنے دعوے میں کامل اور اکمل ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا جیسا دعوے ہے ویسا ہی اپنے طریق عمل کے لئے آقائے نامدار کے قول و فعل کی متلاشی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس اس بات کا ہے کہ ایسی زبردست جماعت حقہ کی شہر مدراس میں کوئی انجمن موجود نہیں ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے آباؤ اجداد کے رسومات کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں اس وقت صدائے حق کو بلند کرنے والی انجمن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ مگر اس انجمن کو وجود میں لانے والا کوئی نہیں۔ حالانکہ اہل حدیث بھائیوں کی بفضل خدا بہت بڑی تعداد ہے۔ مگر وہ بھی آج کل حوادث زمانہ کی لاڈ لپیٹ میں آکر اصل چیز ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں۔ بفضل خدا بہت سے اچھی حالت میں بھی ہیں۔ مگر انہیں راہ خدا قرآن و حدیث کی اشاعت کرنے کے لئے کچھ دینا بہت مشکل ہے۔

میرے عزیز بھائیو! خدا کے لئے اٹھو۔ خوب سو چکے۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ قرآن و حدیث کی تبلیغ کی اشاعت کرو۔ ایک انجمن کی بنا ڈالو۔ اب وہ وقت نہیں ہے جو قدم قدم پر تکالیف کا سامنا، مصیبت کا ڈر، آفت ناگہانی کا خوف تھا۔ خدا کیلئے اٹھو۔ دشمنان دین جو جماعت حقہ کو بدنام کر رہے ہیں ان کو روکو۔ حق و باطل کا فرق بتاؤ۔

میری آخری گذارش اک اور مرتبہ بھی ہے کہ عزیز خدا کے لئے کمر ہمت باندھو اور ایک انجمن کی بنیاد رکھو۔ امید قوی ہے میری اس آواز کو صدا بصحرا نہ بنائیں گے بلکہ عملی اقدام شروع کریں گے۔ خدا ہم کو نیک توفیق دے۔ ہمیں خدمت قرآن و حدیث کرنے کی استطاعت دے۔ آمین ثم آمین۔ فقط

(احمد)

* بلکہ خدا کے بھی۔ (اہلحدیث)

حیات طیبہ

سوانحمری مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ

اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور تمام لڑائیوں کا مفصل حال درج ہے۔ تمام بلدید کتاب ہے۔ دوبارہ بعد صحت اعلیٰ کتابت طباعت کے عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف عہ ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۰)

یہ سلسلہ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں درج ہو کر بوجہ مسودہ نہ ہونے کے ۲۰ ستمبر کے پرچے میں درج نہ ہوا۔ اب مسودہ آیا ہے تو درج کیا جاتا ہے

۱۳ ستمبر کے پرچے میں مولوی نعیم الدین صاحب کی عبارت کا آخری فقرہ یوں تھا۔

شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو الخ اس کے آگے ملائیے۔

اس کی یہ وجہ تو ہے نہیں کہ مردوں کے لئے حقہ اور حقہ والوں کے لئے توشہ کوئی حرام سمجھتا ہو بلکہ ان بزرگوں کو جن سے اُنس اور مزید ارتباط ہے ان کو دیا جائے یہ حدیث سے ثابت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۳) یعنی بارہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری ذبح فرما کر اس کے اعضا جدا جدا کرتے پھر اس کو ان عورتوں کے پاس بھیجتے جو بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستدار تھیں اس کو شرک بتانا سخت گمراہی ہے۔ ایصال ثواب کے لئے جانور ذبح کرنا اس کو بھی اسمٰعیل نے شرک قرار دیا ہے۔ شاہ عبدالحق صاحب علیہ الرحمۃ کو حقہ سے نفرت تھی اس لئے ان کے ایصال ثواب کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو کھلایا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بزرگ کے ایصال ثواب کا کھانا اسکے مریدین یا خدام یا آستانہ پر تلاوت کرنے والوں کو پہنچانا بھی اس حدیث سے ثابت ہوا جس کا تقویۃ الایمان صفحہ ۔۔ میں بایں الفاظ انکار کیا ہے کوئی کسی کی قبر پہ لے جاتا ہے۔ غرض اس شخص کی جو بات ہے قرآن وحدیث کے مخالف ہے انتہیٰ"

(قول نعیمی)

اقول وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کا طرز کلام قابل ملاحظہ ہے۔ اولاً اس مقام پر بطور مغالطہ فریب دہی تقویۃ الایمان کا چوتھا حصہ اشراک فی العادت کے نام سے لکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے بلکہ یہ فصل پانچویں اشراک فی العادت کے بیان میں ہے۔ ثانیاً جن امور اور جن الفاظ کا اس کے شروع تین سطروں میں ذکر کیا گیا ہے وہ تقویۃ الایمان کے پہلے باب توحید و شرک میں مذکور ہیں یہ محض اولٹ پلٹ کر کے عوام میں اپنے جہل سے علمیت شیطنیت جتلاتا ہے۔

البتہ اس فصل پنجم میں قرآن پاک کی آیت سورہ نساء اِن یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا۔ یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو۔ ترجمہ اصلی حقیقی پکارنا عورتوں کو جو بمعنی عبادت ہے کیا گیا ہے اس کو معنی بدلنا قرآن پر افترا و تحریف غلط ترجمہ بتانا اور اناثا سے محض لات وعزیٰ تجویز کرنا محض جہل وعناد ہے۔ حالانکہ مولانا شہید مرحوم کے جد امجد مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ترجمہ فارسی میں یہی ترجمہ فرماتے ہیں۔ نمے خوانند از جز خدائے مگر مادہ۔ یعنی نہیں پکارتے ہیں سوائے خدائے تعالےٰ کے مگر عورتوں کو۔ نیز مولانا شہید مرحوم کے چچا میاں استاد محترم جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی مشہور تفسیر موضح القرآن قلمی صہ۹۵ میں جو تمام ہندوستان میں مقبول ہے اور خود مولوی نعیم الدین اپنے رسالہ فیضان رحمت صہ۳۸ میں مستند جانتے ہیں۔ یہی ترجمہ فرماتے ہیں کہ اسکے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو:

اور تفسیر مدارک و ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ اللہ سے مولوی نعیم الدین نے جو بمعنی عبادت نقل کیا ہے یہ تفسیری ترجمہ ہے اور خود اس میں اناثا بمعنی عورات و زنانی چیزوں کی عبادت کرنا مذکور ہے سے

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

پھر اسی طرح تفسیر جلالین وجامع البیان اور تفسیر مظہری میں بھی مرقوم ہے۔

الا اناثا: اصناما مؤنثۃ کاللات والعزیٰ ومناۃ۔ (جلالین صہ۹۹)

پس ان میں ہرگز نہ کوئی مغائرت ہے نہ کوئی تحریف کیونکہ دعاء ندا پکارنا سب عبادت ہی ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پا ۲۶ صہ۱۹ اور پارہ ۳۰ صہ۔۔ میں مرقوم ہے:۔

وقال الراغب الدعاء والنداء واحد. الدعاء فی القرآن علی وجوہ منہا العبادۃ ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک. والمراد الدعاء اما بمعنی النداء واما بمعنی عبادۃ واما بمعنی الاعتقاد انتہیٰ۔

یعنی فرمایا امام راغب نے دعاء اور نداء کے ایک معنی ہیں۔ دعاء قرآن میں منجملہ کئی معنی کے عبادت کے معنی میں وارد ہے اور مت پکار سوائے اللہ کے جو نہ نفع پہنچائے تم کو اور نہ نقصان پہنچائے۔ اور مراد دعاء سے نداء اور عبادت اور اعتقاد ہے انتہیٰ

لہذا جب کوئی کسی کو نداء غائبانہ توقع نفع و ضرر حاضر و ناظر جان کر پکاریگا تو یہ یقیناً اس کی عبادت اور اس کا پوجا ہوگا۔ بکثرت آیات ربانی صراحۃً اس مضمون پہ واضح ہیں۔ چند بطور نمونہ معہ ترجمہ موضح القرآن حسب ذیل ہیں:۔

اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین پ انعام) یعنی کیا اللہ کے سوائے کسی اور کو پکاروگے بتاؤ اگر تم سچے ہو:

قُلۡ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ۔ (پ ۷ انعام وپ ۲۴ مومن) یعنی تو کہہ مجھ کو منع ہوا ہے کہ پوجوں جن کو کہ تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے۔

قُلۡ اَنَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا۔ (پ ۷۔ انعام) یعنی تو کہہ کیا ہم پکاریں اللہ کے سوائے جو نہ بھلا کرے ہمارا نہ برا۔

اینما کنتم تدعون من دون اللہ (پ ۸۔ اعراف) یعنی کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے سوائے اللہ کے۔

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین (پ ۹۔ اعراف) یعنی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے بندہ ہیں تم سے بھلا پکارو ان کو تو چاہئے

(۹۳۹)

ahmadimuslim.de

قبول کریں تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو۔

والذین تدعون من دونه لا یستطیعون نصرکم ولا انفسهم ینصرون (پ ۹۔ اعراف) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے نہیں کر سکتے تمہاری مدد اور نہ اپنی جان بچا سکیں۔

ولا تدع من دون الله ما لا ینفعك ولا یضرك فان فعلت فانك اذا من الظالمین (پ ۱۱۔ یونس) یعنی اور مت پکار اللہ کے سوائے ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا نہ برا پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو بھی اس وقت ہے گنہگاروں میں۔

له دعوة الحق والذین یدعون من دونه لا یستجیبون لهم بشیٔ الا کباسط کفیه الی الماء لیبلغ فاه وما هو ببالغه وما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ (پ ۱۳۔ رعد) یعنی اسی کا پکارنا سچ ہے اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوائے نہیں پہنچتے ان کے کام پر کچھ مگر جیسے کوئی پھیلا رہا دونوں ہاتھ طرف پانی کے کہ آپہنچے اس کے منہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچیگا اور جتنی پکار ہے منکروں کی سب گمراہی ہے۔

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئا وهم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ (پ ۱۴۔ نحل) یعنی اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوئے ہیں مردے ہیں جن میں جان نہیں اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔

واذا رای الذین اشرکوا شرکاءهم قالوا ربنا هؤلاء شرکاؤنا الذین کنا ندعوا من دونك فالقوا الیهم القول انکم لکذبون۔ (پ ۱۴۔ نحل) یعنی اور جب دیکھیں شریک پکڑنے والے اپنے شریکوں کو بولیں اے رب یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارتے تھے تیرے سوائے تب وہ ان پر ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو۔ ف۔ جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو کہ وہ بزرگ بیگناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پوجاتا ہے اسی لئے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

واعتزلکم وما تدعون من دون الله و ادعوا ربی (پ ۱۶۔ مریم) یعنی اور کنارہ پکڑتا ہوں تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے اور میں پکاروں گا اپنے رب کو۔

ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له۔ (پ ۱۷۔ حج) یعنی جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں۔

والذین لا یدعون مع الله الٰها آخر (پ ۱۹۔ فرقان) یعنی وہ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ اور حاکم کو۔

فلا تدع مع الله الٰها آخر (پ ۱۹۔ شعراء) یعنی سو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم۔

وقیل ادعوا شرکاءکم فدعوهم فلم یستجیبوا لهم (پ ۲۰۔ قصص) یعنی اور کہیں گے پکارو اپنے شریکوں کو پھر پکاریں گے تو وہ جواب نہ دیں گے۔

والذین تدعون من دونه ما یملکون من قطمیر ان تدعوهم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمة یکفرون بشرککم ولا ینبئك مثل خبیر۔ (پ ۲۲۔ فاطر) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے مالک نہیں ایک چھلکے کے اگر تم ان کو پکارو نہیں سنیں تمہاری پکار اور اگر سنیں تو پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتا دیگا تجھ کو جیسا بتا دے خبر رکھنے والا۔

ناظرین! اب تو مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی نسبت ترجمہ تقویۃ الایمان اظہر من الشمس واضح ہوگئی کہ پکارنا بمعنی عبادت ترجمہ تقویۃ الایمان کا بلا غبار صحیح ہے کیونکہ جس طرح سوائے حق تعالےٰ کے سجدہ و طواف وغیرہم کرنا شرک ہے اسی طرح غائبانہ حاضر و ناظر عالم الغیب جان کر بتوقع نفع و ضرر پکارنا بھی شرک ہے جس کی مزید تشریح مدلل مولوی نعیم الدین کے صہ۱ لغایۃ صہ۲ و صہ۳، وصہ۵ کے جواب میں گذر چکی ہے۔ پس اپنے تصور و خیال میں خواہ کوئی کسی پاک بیبی کو پکارے یا ان کی نذر و منت مانے خواہ کسی پری بھوت سیتلا مسانی کو پکارے ان کی نذر و نیاز پوری کرے یہ سب شیطان مردود ان کے نام سے دھوکہ دے کر کرشمہ دکھلا کر شرک میں مبتلا کرتا ہے پاک بی بیاں اس تلبیس ابلیس لعین سے مبرا ہیں۔ چنانچہ سورہ نحل کی آیت پاک سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگوں کو پوجتے یعنی ان کو پکارتے ہیں ان کی نذر و منت مانتے ہیں وہ بزرگ تو بے گناہ ہیں محض شیطان اپنا وہی نام رکھ کر اپنے آپ کو پوجاتا ہے۔ اسی واسطے حق تعالےٰ نے آیت سورہ نساء منقولہ تقویۃ الایمان میں صراحتہً ارشاد فرمایا:۔

ان یدعون من دونه الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا۔ لعنه الله وقال لاتخذن من عبادك نصیبا مفروضا ولاضلنهم ولامنینهم ولآمرنهم فلیبتکن آذان الانعام ولآمرنهم فلیغیرن خلق الله ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون الله فقد خسر خسرانا مبینا یعدهم ویمنیهم وما یعدهم الشیطان الا غرورا اولٰئك مأواهم جهنم ولا یجدون عنها محیصا۔ یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اس کو اللہ نے اور اس نے کہا کہ بیشک میں الگ نکال لوں گا تیرے بندوں میں سے ایک حصہ اور بے شک بے راہ کروں گا ان کو اور خیالات میں ڈالوں گا ان کو سو کاٹینگے جانوروں کے کان اور بے شک سکھاؤں گا میں ان کو سو بدل ڈالیں گے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جس نے ٹھہرایا شیطان کو حمائتی اللہ کو چھوڑ کر سو بے شک صریح ٹوٹے میں پڑا جو وعدہ دیتا ہے ان کو شیطان سو محض دغا ہے ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور نہ پاوینگے اس سے چھٹکارا۔

(باقی آئندہ)

کتاب الوسیلہ میں بھی اس لفظ دعا کی بحث کر کے (ص ۹۴) اس کو شرک ثابت کیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۲ (محی الطریف)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ قیمت ۱۲ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

جواب طلب از الفقیہ امرتسر

(از جناب مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

اما بعد جمیع اہل اسلام کی خدمت میں ناچیز خادم اہل علم و تمیز عبدالعزیز عرض پرداز ہے کہ پرچہ اخبار المنیر مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۹ دوسرے اور تیسرے کالم پر یہ تحریر نظر آئی کہ میت کے تیسرے دن تیجا سنت نبوی ہے۔ یعنی جب میت کو تیسرا دن دنیا سے رخصت ہونے شروع ہو تو اس دن کچھ کھانا اور شیرینی سامنے رکھ کر اس پر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور پھر دعا مانگ کر چہرہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور آنحضرتؐ نے اپنے بیٹے کے تیجا پر کچھ کھجوریں اور دودھ جس میں جو کی روٹی تھی سامنے رکھ کر سورہ فاتحہ و اخلاص تین بار پڑھی اور فرمایا کہ میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا اور اس حدیث کا مخرج فتاویٰ آذر جندی مصنفہ ملا علی قاری و ہدیۃ الحرمین مولفہ شاہ ولی اللہ ہے۔ اور ایڈیٹر المنیر یہ مسئلہ ختم کر کے نیچے لکھتا ہے (الفقیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ المنیر اخبار الفقیہ سے ناقل ہے اگر یہ نقل صحیح ہے تو الفقیہ اخبار اس حدیث کے صحت کا ذمہ دار ہے اور مجھے امید واثق ہے کہ منشی غلام حسین صاحب کیلانی مدیر المنیر نے نقل صحیح فرمائی ہوگی

اس لئے میں ایڈیٹر الفقیہ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ آپ ذرا مہربانی کر کے اس حدیث کو بتانے والا محدث بتائیں کہ اس حدیث کو کس نے بیان کیا۔ آیا بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ترمذی یا امام مالک یا امام احمد یا طبری طبرانی، دارقطنی یا کسی اور محدث نے متقدمین سے صرف شاہ ولی اللہ صاحب یا ملا علی قاری صاحب کی طرف نسبت کرنا کافی نہیں کیونکہ یہ بزرگ مخرجین میں سے نہیں ہیں۔

میں بڑا حیران ہوں کہ فرقہ مقلدین اثبات بدعتوں کے لئے کیا کیا حدیثیں وضع کر لیتے ہیں۔ جن کا نام ونشان کتب احادیث میں نہیں ہوتا۔ چنانچہ بوقت سننے اشہد ان محمداً رسول اللہ کے اذان میں آنکھوں پر انگوٹھے چوم کر رکھنا ان لوگوں نے احادیث وضعیہ سے ثابت کیا ہے۔ اس بارے میں دس حدیثیں ان بزرگوں نے نقل کی ہیں جس کو امام سخاوی کہتا ہے کلھا موضوعۃ۔ اور احتیاطی جیسی بدعت ثابت کرنے کے لئے صریح حدیث تو نہیں گھڑی مگر وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ دو صحابی سفر میں نکلے بسبب پانی نہ ملنے کے دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ بعد ازاں پانی مل گیا۔ تو ایک نے ان دونوں میں سے وضو کر کے اعادہ نماز کا کیا۔ جب آنحضرتؐ کے روبرو یہ قصہ ہوا تو آپ نے اعادہ کرنے والے کو فرمایا لک الاجر مرتین۔ سو اس حدیث سے ان صاحبوں نے یہ استنباط کیا کہ جس طرح اس صحابی کو دوبارہ نماز وضو کر کے پڑھنے سے دو بار ثواب ملا۔ ایسا ہی جو جمعہ کے بعد چار رکعت احتیاطاً ظہر پڑھے اس کو دو بار ثواب ملیگا۔ اور یہ استنباط پہلے مولوی محمد شاہ دہلوی نے کیا جو میاں صاحب شیخ الکل دہلوی کا شاگرد تھا اور ان کی زندگی میں ہی ان کا مخالف اور اس شعر کا مصداق ہوگیا تھا

کس نیا موخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ کرد

اور بعد اس کے دوسرے حضرات مقلدین بھی اسی روش پر چلے۔ چنانچہ بھٹی چک والے مولوی صاحب مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں بھی یہی لکھ گئے ہیں۔ یہ کسی نے نہ سوچا کہ مقیس مقیس علیہ برابر نہیں اور یہ قیاس مع الفارق ہے۔ مگر ان بزرگوں نے تو اثبات بدعات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے خواہ دلیل صحیح ملے یا نہ ملے

پھر لطف یہ ہے کہ اگر کوئی ان کو بدعتی کہے تو اس پر خفا ہوتے ہیں۔ حالانکہ بدعات کثیرہ کے یہ فاعل ہیں۔ مثلاً احتیاطی نماز بعد جمعہ پڑھنا اور انگوٹھے چوم کر بوقت سننے اشہد ان محمداً رسول اللہ آنکھوں پر رکھنا اور مولود اور عرس وغیرہ بدعات کو بڑے شوق ذوق سے کرنا اور مانعین پر فتویٰ تکفیر جڑنا اور ان کے نام برے سے برے تجویز کرنا ان کا شیوہ ہے

آج تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہمارے بھائی مقلدین ہم اہل حدیث کا کونسا عقیدہ خلاف شرع دیکھتے ہیں جس پر ہم کو کافر، فاسق یا بدعتی کہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وجوہات کفر بیان کریں۔ لیکن تکفیر سے پہلے ہمارا عقیدہ مدنظر رکھیں کہ ہم قرآن وحدیث کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی کی بات کو واجب التسلیم نہیں جانتے۔ بس یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × میرا عقیدہ (شائد میں اس میں اکیلا ہی ہوں یا اور بھی کوئی میرے ساتھ ہے) یہ ہے کہ انکار معجزہ انکار قدرت باری تعالےٰ ہے اور انکار قدرت کفر ہے پس جب منشاء کفر انکار قدرت خداوندی ہے تو کرامت میں بھی انکار قدرت پایا جاتا ہے وہ کیوں کفر نہیں اور سورۂ نمل میں جو قصہ کرامت آصف میں برخیال آیا ہے اس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ کرامت بھی مثل معجزہ کے ہے جیسے انکار معجزہ سے کافر ہے ایسا ہی کرامت کے انکار سے بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ منشا کفر واحد ہے اور وہ انکار قدرت باری ہے۔ الغرض ہم ایمان رکھتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو لائے ہماری طرف آنحضرتؐ وحی متلو ہو یا غیر متلو۔

اور ہم ائمہ اربعہ کو مثل اور ائمہ دین کے جانتے ہیں ان کی تقلید کرنا ہمارے عقیدہ میں ناجائز ہے خصوصاً نص کے مقابلہ میں شرک ہے جو نص کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرے وہ مشرک شرک فی الحکم کا مرتکب ہے اعاذنا اللہ من ذالک اور ہم ان کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل کتاب اور سنت میں نہیں پاتے اور جو اولی الامر سے نکالتے ہیں محض ان کا تحکم ہے۔ اور آیہ فاسئلوا اھل الذکر سے بھی ان کی تقلید مستنبط نہیں ہوتی۔

ahmadimuslim.de

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ ستمبر میں اس سرخی کے تحت میں محترمی جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مضمون پڑھ کر ہمارے دل میں امید کی لہر دوڑ گئی۔ امید ہے انشاء اللہ جماعت اہل حدیث کی ترقی ضرور ہوگی۔ ہمارے محترم مولانا نے جناب مولانا محمد عقیل صاحب مئوی سے بالخصوص دریافت فرمایا ہے۔ کہ کس کس کام میں ہاتھ بٹا دیں گے۔ ہمارے خیال میں جواب یہ ہوگا اور ہونا چاہئے دامے، درمے، قدمے، سخنے۔ اور یہ جواب تمام اہل حدیث جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار ایک دیہات کا مقیم ہے۔ یہاں جماعت بھی بہت کم ہے۔ مگر جو خدمت اس کے لائق ہوگی کرنے کو طیار ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعت سے امید ہے کہ اس پر لبیک کہیں گی۔

کام کیا کیا ہوگا۔ ہم اس پر رائے زنی کرنا افلاطون کو حکمت سکھلانے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ البتہ دو اہم کاموں کی طرف توجہ دلاتے ہیں ہم کو افسوس ہے جماعت ان دونوں کام سے بالکل غافل ہے۔ اگر توجہ کرے تو بہت جلد کامیابی کی امید ہے۔ انشاء اللہ اور یہ دونوں کام مشکل نہیں ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:۔

اوّل۔ جماعت اہل حدیث کے بہت سے افراد نے مصلحت وقتی کی بنا پر آمین بالجہر، رفعیدین کو ترک کر دیا ہے۔ دل سے تو اہل حدیث رہے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض تو اپنی زندگی ہی میں اسے بھول گئے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اہل حدیث ہیں۔ اور اکثر اپنی زندگی بھر تو خفیہ اہل حدیث رہے جس کا نتیجہ لازمی تھا کہ ان کی اولاد رسمی عبادات میں مبتلا ہوگئی اور اکثر قبر پرستوں میں مل گئے۔ سب سے پہلے ان بھولے ہوئے بھائیوں کا پتہ لگا کر ایک فہرست مرتب کی جائے اس کے بعد وہاں مبلغین اور آنریری مبلغین ایک ایک مقام پر مہینہ پندرہ روز رہ کر تبلیغ کریں۔ امید ہے یہ لوگ بہت جلد راہ راست پر آجائیں گے۔ توحید کی چنگاری ہنوز ان میں موجود ہے۔ اگر حکم ہوگا تو ہم اپنے علاقہ کے ایسے لوگوں اور ایسی جگہوں کو دریافت کر کے لکھیں گے (اکثر جگہ تو ہم جانتے ہیں) اخبار میں ایک خاص نشان کے ساتھ کچھ روز تک اعلان کیا جائے کہ ایسے لوگوں کی فہرست ہر جگہ سے دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ امید ہے بہت کچھ واقفیت حاصل ہو جائیگی۔

دوسرا کام یہ ہے کہ بفضلہ اہل حدیث لیگ قائم ہوگئی ہے۔ سب سے ضروری اور پہلا کام اس کا یہ ہونا چاہئے کہ اہل حدیثوں پر جس جگہ ظلم یا بے انصافی ہو لیگ ہر طرح اس کی مدد کرے مقامی لوگوں کو خرچ کے بار سے آزاد کر دیا جائے۔ مقدمات کی پیروی اور خرچ لیگ کی طرف سے ہو تو امید قوی بلکہ یقین ہے کہ جو حالت اس وقت ہو رہی ہے خراب نہ ہو۔ بلکہ انشاء اللہ دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل ہو۔ بہت جگہ جو کم اہل حدیث ہیں خوف سے خفیہ رہ کر کچھ روز بعد رسمی لوگوں میں مدغم ہوگئے۔ یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگرچہ اہل حدیث غریب ہیں۔ زیادہ نہیں تو سال بھر میں ایک روز کی آمدنی اس کار خیر کے واسطے نکال دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ سردست کام شروع کرنے کے وقت جلد سے جلد دو چار ہزار روپیہ جمع ہونا چاہئے جو کوئی مشکل نہیں ہے۔ رنگون، کلکتہ، بنارس، دہلی، امرتسر، بمبئی وغیرہ میں بفضلہ ایسے اہل حدیث ہیں کہ صرف ایک ہی صاحب دو چار ہزار دے سکتے ہیں۔ سَو، دو سَو روپیہ دینے کے لائق بھی بہت ہیں۔ دس پانچ دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔ چندہ کی تحریک اخبار اہلحدیث، محمدی، اہل حدیث گزٹ میں برابر جاری رہے خصوصیت سے یہ تحریک مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے جاری رہے۔ بلکہ خاص اس چندہ کے لئے دو سفیر مقرر کئے جائیں۔ ایک پچھم دوسرے پورب جا کر چندہ کریں۔ اس وقت بھی کئی جگہ اہل حدیثوں پر ظلم ہو رہے ہیں جو مخفی نہیں۔ مقدمات بھی کئی جگہ ہو رہے ہیں مگر اہل حدیث ہر حالت میں کمزور اور بیکس نظر آ رہے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں جماعت کو آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے۔ خدا نخواستہ ابھی غفلت رہی تو فنا ہو جانے کا خوف ہے۔ صرف ہمت والے لوگ تو موحد رہ سکتے ہیں۔ کمزور دل لوگ تو خوف سے خفیہ اہل حدیث ہو ہی جائیں گے۔ جس کا نتیجہ معلوم۔

نہایت افسوس کے ساتھ ہم کو عرض کرنا پڑا کہ ہم ایک کم علم آدمی ایک روز کی محنت پر ایک مراسلت (درخواست) لکھی جو جمعیت تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے موقع پر پیش کی۔ اگرچہ ہماری آمدنی بہت کم ہوگئی ہے مگر اہم کام سمجھ کر ایک سو روپیہ بھی داخل کیا کہ افتتاح ہو جائے تو کلکتہ جیسے شہر اور ایسے موقع پر چار پانچ ہزار روپیہ چندہ ہو جانا مشکل نہیں تھا ہم نے درخواست درد دل اور خون جگر سے لکھی تھی۔ مگر نہ معلوم کس مصلحت سے پیش بھی نہ ہوئی اور ہمارا ایک سو روپیہ ایسا منحوس ثابت ہوا کہ ایک سو رہ کر ایک سو ایک روپیہ بھی نہ بنا سکا۔ اگرچہ میرا دل اس واقعہ سے ٹوٹ گیا تھا مگر اپنے دو نو بزرگ ہر دل عزیز علماء کی مستعدی پر پھر امید ہوگئی اور یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ اب ہماری جماعت کے برے دن رخصت ہونے کو ہیں۔ اگرچہ ہماری آمدنی ان دنوں قلیل ہے۔ پھر علاوہ اس ایک سو روپیہ کے مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ اس وقت داخل کرنے کو حاضر ہوں۔ رمضان شریف میں اور بھی کچھ داخل کرنے کو تیار ہوں۔ کام شروع ہونے پر منی آرڈر سے روپیہ بھیجدیا جائے گا۔

نوٹ:۔ گیا میں جو مقدمہ ہے۔ وہاں اہل حدیث بالکل غریب اور صرف دس بارہ شخص ہیں۔ سب سے پہلے اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

(خاکسار محمود محمد ابراہیم۔ جھاجھا)

اہلحدیث ہم آپ کی محبت اور اخلاص کی قدر کرتے ہیں۔ اہل کلکتہ کو بھی آپ کی قدر کرنی چاہئے تھی۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہر صوبہ میں صوبہ وار مجالس اہل حدیث

(۹۳۸)

لادیں۔ اہل حدیث کانفرنس تو سارے ہندوستان کی ہے اس کے سوا ہر صوبہ میں، صوبہ کے بعد ہر ضلع میں انجمہائے اہل حدیث منعقد ہوں۔

زندہ دلان پنجاب خاص توجہ کرکے ہر مقام میں انجمن اہل حدیث بنا کر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب سے وابستہ ہوں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل انجمن نے اس فعل حسن کی ابتدا کر دی ہے۔

الحاق بموجب آپ کے اخبار گوہربار الحدیث مورخہ ۱۳- ستمبر ۳۵ء عرض ہے کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی قائمی کی تحریک بہت مبارک ہے۔ اور امید ہے کہ اس کے اجراء سے پنجاب کی تمام انجمنیں ایک لڑی میں منسلک ہو جائیں گی۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں اس جمعیتہ کا خیر مقدم کرتی ہوئی عرض پرداز ہے کہ کوٹلی میں انجمن اہلحدیث قائم ہے اور اس کے سیکرٹری مولوی سیف علی تبرہ ہیں۔ اس انجمن نے باتفاق آراء منظور کیا ہے کہ وہ ہر طرح سے اس جمعیت میں شامل تصور فرمائے جاویں اور امداد کے لئے عرض ہے کہ یہ انجمن اپنی حسب توفیق جمعیتہ کی مالی امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ وصولی امداد کے لئے جو لائحہ عمل تیار ہو اس سے اور نیز دیگر احکامات سے مطلع فرمایا جایا کرے۔ فقط

برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ خریدار اہلحدیث ۱۳۰۲ بحکم سیکرٹری انجمن اہل حدیث کوٹلی۔

(قواعد وضوابط زیر غور ہیں۔ میر سیالکوٹی)

(۲) مزید اسمائے برائے شرکت جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث میں پیش کرتا ہوں۔

سوہدرہ سے مندرجہ ذیل

(۱) ملک رحمت اللہ صاحب خلف حاجی امام الدین صاحب
(۲) مولوی حکیم عبد اللہ خان صاحب نصر لیکچرار مسلم یونیورسٹی
(۳) مولوی ابو المحمود ہدایت اللہ صاحب
(۴) ملک عبد الحق صاحب سالک

(راقم خاکسار ابو البشیر عفی عنہ)

نماز میں پیروں کا ملانا

(۲۰ ستمبر کے بعد)

اس جگہ ہم قدرے رشحات صف کے آداب میں احادیث نبویہ سے تحریر میں لاتے ہیں جس سے مسنونیت بگچ اور صفوں کے نزدیک اور برابر کرنے کی بھی تکمیل ہوجاوے۔ فاضل شارح نے تین امر میں قلم فرسائی کا ارادہ کرتے ہوئے ہر سہ دعاؤں کو مدلل با حادیث نبویہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

فی صحیح ابن خزیمۃ عن البراء کان علیہ الصلوٰۃ والسلام یاتی ناحیۃ الصف فسوی بین صدور القوم ومناکبھم ویقول لاتختلفوا فتختلف قلوبکم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول۔ براء بن عازب سے صحیح ابن خزیمہ میں ہے آپ صف کے کناروں سے آتے اور لوگوں کے سینہ اور کندھوں کو ہموار کرتے اور فرماتے کہ آگے پیچھے نہ ہو ایسا نہ ہو کہ اللہ میاں تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیوے پیش ثالث کی دلیل بیان کی۔

وروی الطبرانی من حدیث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال الاتصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا قال اتموا الصفوف الاول وترصون فی الصف وفی روایۃ للبخاری فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ طبرانی میں علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ مرفوعًا آپ نے فرمایا تم ملائکہ جیسی صف کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں صحابہؓ نے دریافت کیا وہ کس طرح تو فرمایا وہ اول صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں بگچ کرتے ہیں۔ اس بگچ کی توضیح کے لئے فاضل شارح بخاری کی روایت بیان کرتے ہیں کہ بخاری میں ہے کہ ایک ہمارا کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور پیر کو اس کے پیر کے ساتھ ملاتا تھا۔ یہ نمبر اول وثانی کی دلیل ہے۔

اور فرمایا۔ وروی ابوداؤد والامام احمد عن ابن عمر انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لا تذروا فرجات الشیطان من وصل صفًا وصلہ اللہ ومن قطع صفًا قطعہ اللہ وروی البزاز باسناد حسن عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من سد فرجۃ فی الصف غفر لہ وفی ابی داؤد عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ۔

ابوداؤد وامام احمد میں ابن عمر سے مرفوعًا ہے آپ نے فرمایا صفیں قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور سوراخ دو کے درمیان ہو اسے بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو اور شیطان (۹۲۹)
کے لئے سوراخ جگہ نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا خدا اس کو بھی ملا دیگا اور جو صف کو قطع کریگا خدا اس کو بھی قطع کریگا۔ بزار میں حسن سند سے ہے کہ جس نے صف کے دراڑ کو بند کیا خدا اس کو بخشے۔ ابوداؤد میں ہے تم میں بہتر وہی ہے کہ نماز میں کندھوں کو ملائے آپس میں رکھے۔ منتہی الارب صفحہ ۱۱ ج ۳ میں ہے:۔

فرجہ بالضم رخنہ وشگاف منہ فرجۃ الحائط

یہ تینوں کی تائید میں بیان کی۔ قدس سرہ مولانا اشرف علی تھانوی بہشتی گوہر تتمہ حصہ دوم کے صفحہ ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہئے۔"

مولانا شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ شرح مشکوٰۃ فارسی باب تسویۃ الصف میں فرماتے ہیں:۔

"مراد بتسویہ صف آنست کہ متصل باستند ودرمیان فرجہ نگذارند وپس وپیش نہ ایستند وہموار باستند۔"

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۲۰۶ } ایک شخص کسی دوسرے آدمی کے متعلق جھوٹ لکھ کر فتوے طلب کرتا ہے۔ جس کی اس کو کچھ خبر بھی نہیں۔ ایسے آدمی کے حق میں شریعت کے مطابق کیا گناہ ہے جو اپنے گناہ پر پردہ ڈالے اور دوسروں کے گناہوں کو اخباروں میں درج کرائے۔
(محمد محمود پلٹن ۳/۱۵ پنجاب رجنٹ ع۱۱۸۷۳)

ج ع۲۰۶ } جھوٹ بول کر فتویٰ لینا افترا ہے جس کی بابت قرآن مجید میں سخت ناراضگی ہے۔ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ (ارداخل غریب فنڈ)

س ع۲۰۷ } اس جگہ ایک شخص سرکاری ملازم ہے اسکو باہر دورہ پر بھی جانا پڑتا ہے۔ فتوے طلب سوال یہ ہے کہ آیا ایسا شخص جس کو باہر دورہ کرنا پڑتا ہو اور دورہ بھی ایسا جو بیس پچیس دن کا متواتر ہو۔ ایسا شخص نماز میں قصر کر سکتا ہے؟ (برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ نمبر خریداری ۱۱۳۰۲)

ج ع۲۰۷ } کر سکتا ہے مگر قرآن و حدیث کی رو سے قصر کرنا ضروری نہیں۔ جائز ہے۔

س ع۲۰۸ } ایسے شخص کے لئے جمعہ کی نماز کا کیا حکم ہے۔ دورہ میں بعض وقت خاص جمعہ کے روز ہی سفر کرنا پڑتا ہے اور اکثر دیہاتوں میں مسجدیں بھی نہیں ہوتیں۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۸ } جب مسافر کے حکم میں ہے تو جمعہ بھی فرض نہیں۔ (اہلحدیث)

س ع۲۰۹ } کیا ایک موحد آدمی کی نماز حنفی (بریلوی) کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ لوگ پیر پرست قبر پرست اور بدعتی ہوتے ہیں اور نماز بھی اتنی جلدی ادا کرتے ہیں کہ مقتدی ارکان نماز درست طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۹ } نماز ہو جاتی ہے ان کے عقائد اور دیگر غلط افعال کی ذمہ داری ان پر ہے۔ (صحیح بخاری باب امامۃ المفتون)

س ع۲۱۰ } دورہ کے سفر میں روزہ کی بابت کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۱۰ } دورہ کنندہ جب مسافر ہے تو کل احکام اس کے مسافر کے ہونگے یعنی روزے کی قضا کرے۔ اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۲۱۱ } ایک شخص جوا کھیلتا اور تاڑی بہت پیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے عہد کیا کہ جب تک میں بمبئی میں ہوں جوا نہ کھیلوں گا نہ تاڑی پیوں گا مگر ہفتہ میں ایک دفعہ۔ اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیوی پر طلاق۔ یہ اقرار تین مرتبہ مختلف مجالس میں کیا اور بطور یادداشت تحریر کر لیا۔ اب جوا بھی کھیل چکا اور ایک ماہ سے تاڑی بھی پیتا ہے۔ اس امر کا بیوی کو بھی پتہ نہیں اور نہ ہی کوئی گواہ ہے اور نہ ہی بیوی طلاق پر راضی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت طلاق ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از بمبئی)

ج ع۲۱۱ } کسی شخص کا یہ کہنا کہ میری بیوی کو طلاق ہے اگر فلاں کام کروں تو وہ کام کر لینے کے بعد ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یہ الفاظ فعل سے قبل ایک دفعہ کہے ہوں یا متعدد مرتبہ۔ اس طلاق سے رجوع کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ع۲۱۲ } زید و عمرو حقیقی بھائی تھے۔ عمر کا انتقال ہو چکا۔ زید و عمر کے والد کا ایک مکان جو اس نے اپنے عالم حیات میں خریدا تھا موجود ہے نیز زید و عمر کی شراکت سے پیدا کردہ ایک مکان اور ایک دکان ہے۔ مرحوم عمر کی دو لڑکیاں اور زوجہ موجود ہے۔ تقسیم شرعی کس طرح ہو۔ بینوا و توجروا۔ (سائل عبد السلام)

ج ع۲۱۲ } عمرو کو والد کی جائداد سے نصف ملے گا۔ اسی طرح مشترک خرید کردہ میں سے بھی نصف اسی کا ہے۔ اس ساری متروکہ جائداد کی تقسیم یوں ہوگی:۔

صورت مسئلہ

۲۴ عمر مرحوم

زوجہ	بنت	بنت	اخ زید
۳	۸	۸	۵

یعنی کل جائداد سے آٹھواں حصہ بیوی کو اور ثلثان ۲/۳ لڑکیوں کو ملیگا اور باقی کا مالک عمرو کا بھائی زید ہوگا۔

نوٹ | یہ تقسیم ادائے قرض (قرضہ عمرو) مہر وغیرہ اور اجرائے وصیت کے بعد ہوگی۔ اللہ اعلم۔

س ع۲۱۳ } ایک شخص کا نکاح ہو کر قریب ۲ سال کا عرصہ ہوا اس مدت میں عورت کئی وقت خاوند کے ہاں بھی رہی اور ماں باپ کے ہاں بھی رہی۔ آخر تولد کے لئے جب ماں باپ بلا کر لے گئے اس تاریخ سے لڑکا تولد ہو کر بھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا اب روانہ کرنے میں تکرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہر کے مبلغ میں سے ایک سو روپیہ اب نقد ادا کرو اور بقیہ مبلغ ماہانہ دس روپیہ ادا کرتے رہو اور ہم تمہارے مکان کو روانہ نہیں کرتے۔ (محمد صالح ضلع کولار خریدار ع۱۰۹۵۲)

ج ع۲۱۳ } عورت مہر وغیرہ دین متعلق نکاح کا دعوے ہر وقت کر سکتی ہے۔ خاوند کو تنگ کرنے کے لئے تقاضا کرنا اچھا نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تنسوا الفضل بینکم۔ باہمی احسان اور مروت کرنا بھولو نہیں۔

س ع۲۱۴ } ایک خام مسجد کی جگہ پختہ دو منزلہ مسجد بنائی گئی۔ نیچے کا حصہ چونکہ مدرسہ کے مناسب بنایا تھا اسلئے اسکو مدرسہ کیلئے مخصوص کر دیا اور اوپر نماز پڑھی جاتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ قدیم نماز کی جگہ چھوڑ کر اوپر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کونسا قول صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۲۶۶۸)

ج ع۲۱۴ } بیشک جس زمین پر وقف للمسجد کی صورت میں ایک دفعہ نماز پڑھی جائے وہ مسجد ہے اسکو بالکلیہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ مدرسہ میں بھی نماز ادا کرنی چاہئے۔ چاہے تھوڑے وقت کے لئے ہو۔ اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔

س ع۲۱۵ } کیا رسول اللہ سال بھر کا غلہ ازواج مطہرات کے پاس

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستاں

ذیل میں ان خریداروں کے نمبر مع اسماء گرامی ومقام رہائش درج ہیں۔* امید ہے کہ تمام حضرات ان کو ملاحظہ فرمانے کے بعد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی مجرا کرکے) ارسال کردیں گے۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں گے۔ ورنہ جلد ۳۳ کا پہلا نمبر یعنی یکم نومبر کا اہلحدیث بصیغہ وی پی بھیجا جائیگا

غریب فنڈ

سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں وہ میعاد ختم ہونے کے بعد بند کردئیے جاتے ہیں۔ ایسے حضرات مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بلکہ حسب قانون غریب فنڈ میں داخلہ ارسال کردیا کریں۔

۴۴ مفتی محمد یامین ڈیرہ دون
۸۸ جرنیل حقداد خاں۔ کلانور
۱۹۰ چوہدری بدرالدین۔ تیجہ کلاں۔
۴۴۴ قاضی رحمت اللہ۔ رحمت آباد
۵۴۴ عبداللہ لال۔ دائی برگ
۷۱۰۔ مولوی عبدالوہاب مدرسہ علی پور
۱۳۲۵۔ مولوی محمد اسماعیل پرپوا نرائن پور۔
۱۵۴۶ شیخ قاسم علی۔ بہاولپور
۱۵۵۲۔ حافظ عبدالقادر قلعہ میہاں سنگھ۔
۱۷۷۵۔ عبدالرحیم۔ دہونرہ ٹانڈہ
۱۸۸۰۔ عبدالصمد۔ مودنار
۲۰۸۲۔ مولوی اکرم علیخان دیواری۔
۲۱۱۲۔ امیرالدین دہاسلہ
۲۱۳۳ عبدالمجید خان سہاور
۲۳۴۵۔ بابو محمد عبدالکریم لکھنؤ
۲۹۸۷۔ احمد علی چکروہی۔
۲۹۸۸۔ وجاہت حسین چک مسکن سور جگرٹہ
۳۰۰۴۔ عبدالستار۔ بیگوہر
۳۲۹۰۔ عبدالحلیم جہانسی
۳۲۹۸۔ محمد عثمان محبوب نگر
۳۳۴۵ محمد سلیمان روڑی
۳۳۴۷۔
۳۳۷۸۔ حافظ عبدالمجید پھپھوند
۳۳۷۹۔ غلام حیدر سرگودہا
۳۶۳۷۔ امیرالدین پٹنہ
۳۷۷۲۔ محمد گرہت مئو۔
۳۹۰۴۔ محمد رمضان اکاڑہ
۴۱۲۰۔ بشیرالدین کسترامٹ
۴۱۲۸۔ عبدالرحمن پٹنہ
۴۲۹۹۔ فضل کریم گروٹہ
۴۴۷۴ غلام محمد سروالی
۴۷۷۳۔ عبدالواحد مئو اٹہ
۴۸۴۴۔ محمد محمد ابراہیم جھاجھا۔
۴۹۳۳۔ محمد حسین۔ پورٹ لوئیس
۵۰۳۱۔ عبدالحمید۔ بدھوانہ
۵۲۵۵۔ عبدالرحمن کلکتہ
۵۳۰۷۔ نورالدین۔ چہرڑا
۵۶۱۱۔ یار محمد۔ بمبئی
۵۶۵۸۔ ڈوڈی اینڈ سنز بمبئی
۵۶۷۲۔ حافظ عبدالحکیم شملہ
۵۶۸۸۔ محی الدین ترچناپلی
۵۹۷۹۔ محمد خاں راجیانہ
۶۱۲۷۔ محمد رشید غلام قادر ملتان۔
۶۵۵۱۔ محمد قاسم منڈہ
۶۶۳۰۔ بشیر احمد مدراس
۶۶۴۸۔ محمد الدین اجنالہ
۶۶۸۷۔ محمد عبدالقوی حیدر آباد دکن۔
۶۷۱۴۔ نور محمد علیوال
۶۹۰۳۔ ظہور الحق۔ سرہند
۷۰۵۸۔ محمد اسماعیل
۷۰۷۰۔ ابو محمد کریم بخش چائے بارہ۔
۷۱۳۰۔ غلام محی الدین نظام آباد۔
۷۱۴۴۔ علی محمد عبدالرحمن سرون۔
۷۶۳۱۔ غلام قادر بہاولپور
۷۶۴۶۔ محمد اسماعیل اجمیر
۷۷۰۰ محمد عبداللہ۔ لدہانہ
۸۰۴۳۔ ڈاکٹر محمد فرید لہریا سرائے
۸۱۱۵۔ محمد علی۔ دینانگر
۸۱۲۸ خانصاحب محمد برکت علی خان۔ خرد
۸۱۶۶۔ حاجی محمد اکرام۔ بنارس
۸۳۵۷۔ عبداللطیف۔ باڑیوال
۸۳۷۲۔ سید محمد شاہ۔ مدراس
۸۵۶۳۔ ابراہیم ڈانڈہ۔
۸۵۹۲ حمید علی۔ چکردھرپور
۸۶۴۴۔ عبدالرحیم۔ ایبٹ آباد
۸۶۵۶۔ کبیر احمد۔ سہراوہ
۸۶۶۳ عبدالصمد۔ سورت
۸۶۷۳۔ محمد حبیب اللہ جمشید پور
۸۷۳۵۔ عبدالکریم۔ سالم
۸۸۶۲۔ ولی محمد خان۔ سودا گنج
۸۹۳۹۔ دین محمد۔ پٹی
۹۱۴۵۔ رحیم بخش چک ع ۱۴۲
۹۲۰۷۔ عبدالرحمن للوپا گنج
۹۲۲۴۔ عبدالعلی۔ مئو
۹۲۲۹۔ محمد رفیع جنیال
۹۲۳۲۔ تاج الدین سلیمانکی
۹۲۳۵۔ عبدالمجید ریواڑی
۹۲۳۶۔ الہ جوایا اجب
۹۲۴۹ مہدی حسن رنگون
۹۴۲۶۔ ولی اللہ یادگیر
۹۴۵۷۔ محمد اسحاق نیسی
۹۶۰۵۔ عبدالعزیز بصرنگر
۹۶۲۷۔ حاجی محمد ایوب بنارس
۹۶۴۰ عبدالشکور سنگاریڈی
۹۶۴۵۔ شریف حسین اٹی رام پور
۹۶۵۰۔ غلام اللہ اینڈ سنز نین پور
۹۷۸۸۔ محمد صدیق کیمپ دانا پور
۹۸۵۴ علی شیر سردار کماریٹی
۱۰۰۴۳ ڈاکٹر ذکاء اللہ امرتسر
۱۰۰۴۴۔ خوشی جنڈیالہ گورو
۱۰۰۴۶۔ کے غلام حسین کرنول
۱۰۰۶۳۔ عبدالقادر۔ رنگون
۱۰۰۷۲ عبدالحی۔ تریلی کین
۱۰۰۸۰۔ عبدالعزیز ملتان
۱۰۰۸۲۔ عبدالوہاب جونا گڈھ
۱۰۰۹۵ عبدالرحیم نظام آباد
۱۰۱۴۴ شرف الدین کلکتہ
۱۰۱۹۹۔ ایچ۔ ایم۔ جواری پورٹ لوئیس
۱۰۲۱۷ ڈاکٹر اسمٰعیل ہانگ کانگ
۱۰۲۴۳۔ علی حاجی الٰہی بخش پورٹ لوئیس۔
۱۰۳۵۵ حاجی عبدالحق دہلی
۱۰۳۷۹ عبدالحمید لاہور
۱۰۳۸۵ بدرالدین میسور
۱۰۴۰۸۔ محمد الدین جموں
۱۰۴۰۹۔ محمد شفیع بٹالہ
۱۰۴۱۴ اللہ دتہ۔ جیجا
۱۰۴۲۵ محمد عثمان نصیر آباد
۱۰۴۲۷ فتح محمد پٹیالہ
۱۰۴۴۲ فیض الحسن بہرائچ
۱۰۴۴۵ سیکرٹری بزم تہذیب وگھمی
۱۰۴۵۳ محمد بن ولی۔ رنگون
۱۰۵۳۵ عبدالرباب مکہ
۱۰۶۵۹ اللہ بخش کیر پور
۱۰۷۰۲ محمد حسین۔ روپڑ
۱۰۷۱۱ ظہور محمد۔ جبلپور
۱۰۷۴۹ محمد اسماعیل چک ۹۹ ج ب
۱۰۷۶۵۔ احمد حسین آرہور
۱۰۷۷۳ عبدالمجید ونگٹن
۱۰۷۷۶ عبداللہ کھریانوال
۱۰۷۷۸۔ ایس۔ ایم۔ عبداللہ کلکتہ
۱۰۷۸۳ نظام الدین ستیانہ
۱۰۷۸۴۔ ابوالحسن اسکوائر چین پور
۱۰۷۹۸۔ ایم۔ اے۔ صادق عدن۔
۱۰۸۰۴۔ محمد صادق دھرمسالہ
۱۰۸۹۶۔ محمد سلیمان چکلہ
۱۰۹۰۵۔ ایم۔ اے۔ ایس عبدالغفار کولمبو۔
۱۰۹۴۷۔ شیخ احمد۔ مدینہ
۱۰۹۹۷ محمد عبداللہ میانوالی
۱۱۰۲۵۔ ابراہیم لدہانہ
۱۱۰۳۶۔ محمد اسحاق ہانگ کانگ
۱۱۱۰۲ عبدالوہاب بمبئی
۱۱۱۱۲ عبدالشکور۔ سمرا
۱۱۱۳۰ محمد عبدالواحد کینڈرا پارہ
۱۱۱۶۳ غلام اللہ نیروبی
۱۱۱۷۷ نذیر احمد بہاولپور
۱۱۱۸۲ الطاف حسین میانیاں
۱۱۲۲۹۔ ظل الرحمن جگناتھ پور
۱۱۲۴۱۔ داؤد دادا۔ پنالا
۱۱۲۵۶۔ محمد یوسف۔ محمد پور
۱۱۲۵۷ محمد صادق۔ بمبئی
۱۱۲۵۹۔ محمد یعقوب سیوان
۱۱۲۶۷ احمد علی۔ بازید پور
۱۱۳۳۴۔ میاں بوٹا۔ موگا
۱۱۳۴۹۔ محمد نواز خان حیدر آباد دکن

۱۱۴۶۳ الحکیم قائم الدین پاک پٹن۔
۱۱۴۶۶۔ احمد حسین شملہ
۱۱۴۶۸۔ عبدالمنان میرٹھ
۱۱۴۸۵۔ ہیڈ ماسٹر صاحب فتحگڈھ چوڑیاں
۱۱۴۹۱۔ حبیب اللہ رامپور
۱۱۴۹۷ عبدالاحد۔ حویلی
۱۱۵۰۵۔ عبداللہ شاہ منترو برما۔
۱۱۵۰۶۔ عبدالرحمٰن۔ جھمپیر یوالی۔
۱۱۵۰۷۔ برکت اللہ۔ اودہیم پور۔
۱۱۵۰۸۔ محمد ابراہیم۔ حیدرآباد سندھ۔
۱۱۵۲۱۔ نور علی ٹوڈا فجی
۱۱۵۲۹۔ محمد اشرف دہلی
۱۱۵۳۵۔ احمد کریم۔ تیر
۱۱۵۴۱۔ عبدالمنان۔ دلال پور۔
۱۱۶۳۸۔ فیض محمد لیہ
۱۱۶۴۴ محمد ظہیر گیا
۱۱۶۶۲۔ احمد اللہ امرتسر
۱۱۶۹۶۔ رمضان علی۔ توبوا۔ فجی۔
۱۱۷۰۹۔ عبدالرحمٰن جہان آباد
۱۱۷۱۱۔ محمد عثمان کوہاڑیا نوالہ۔
۱۱۷۳۱۔ اللہ بخش دہلی
۱۱۷۳۴۔ سید پیر صاحب پرلا کھمیڈی
۱۱۷۳۸۔ حبیب احمد نور محل
۱۱۷۳۹۔ امیر الدین۔ سورت

۱۱۷۴۶ مولوی نذیر حسین بمبئی۔
۱۱۷۴۸۔ فضل کریم۔ جہلم
۱۱۷۵۱۔ شکور محمد توبوا (فجی)
۱۱۷۵۲۔ فضلدین۔ اکیاب
۱۱۷۵۳۔ محمد صالح۔ کلکتہ
۱۱۷۵۴۔ محمد علی ابادان
۱۱۷۵۶۔ اللہ دتہ۔ چک ۵۰۹
۱۱۷۷۹۔ فضل الٰہی۔ ڈہاکہ
۱۱۷۹۲۔ عبدالرحمٰن۔ جام پور
۱۱۸۵۸۔ عبدالغفور چک نمبر ۱۱۰
۱۱۸۶۳۔ محمد داؤد۔ کوٹلی لوہاراں۔
۱۱۸۸۱۔ غلام حسن چنداں
۱۰۵۴۸۔ غلام محی الدین بارہ مولا

غریب فنڈ

۲۷۰۲۔ حاجی قطب الدین دھارڑ۔
۷۳۶۰۔ صدر الدین گھنیکے
۸۶۷۳۔ حبیب اللہ۔ جمشید پور
۹۹۲۲۔ ابراہیم۔ باقی پور
۱۰۷۵۶۔ عبدالرؤف دہلی
۱۰۸۳۶۔ شبیر احمد سہارنپور
۱۱۲۵۳۔ عبدالغفار۔ سرہوا
۱۱۶۸۷۔ عبداللہ۔ فتح پور
۱۱۷۳۶۔ عبدالواحد۔ لائل پور۔
۱۱۷۴۵۔ محمد ہاشم بجو پورہ
۱۱۷۵۷۔ عبدالقدوس اسلام آباد۔

اہلحدیث کی سالگرہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اہلحدیث اپنی زندگی کے ۳۲ سال گزار کر تینتیسویں سال میں قدم زن ہونے کو ہے۔ انشاء اللہ۔ اس کے اس عرصہ حیات میں تائید ایزدی کے بعد معاونین و بہی خواہوں کی اعانت کا بھی زیادہ حصہ ہے۔ مگر زمانہ کی ناسازگاری کی وجہ سے اس کے دور حیات میں کچھ تلاطم برپا ہو رہے ہیں جس سے اس کی ترقی خاطر خواہ نہ ہوئی۔ اس لئے بار بار یہی اپیل کی جاتی رہی کہ اس کی بقا کے لئے خریداروں کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ توحید و سنت کی وہ صدا جو ۳۲ سال تک بلا خوف لومۃ لائم دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہوتی رہی ہے اس میں ضعف نہ آجائے۔ اور اس طرح سے ان تمام کوششوں اور محنتوں کے پیدا شدہ نتائج یک قلم مفقود ہو جائیں گے۔ پس بہی خواہان اہلحدیث ترقی اشاعت کے متعلق اپنا فرض محسوس کریں۔

حج بدل کے لئے کوئی صاحب مجھے روانہ کر دیں تو از حد مشکور ہونگا۔ کیونکہ عرصہ سے زیارت بیت اللہ کے لئے بیتاب ہو رہا ہوں مگر بوجہ غربت و عسرت اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہوں۔ سید عبدالغفار رضوی معرفت مولوی احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ

نماز تراویح میں محراب سنانے کے لئے کسی جگہ حافظ کی ضرورت ہو تو بھی خاکسار کو یاد رکھیں۔ (سید عبدالغفار مذکور)

یاد رفتگان (۱) ہماری مسجد کے نمازی حاجی شاہ محمد صاحب اہل حدیث انتقال کر گئے۔ اناللہ۔
(۲) نیز ہمارے مدرسہ کے سابق مدرس مولوی عبدالکبیر مرحوم کی دختر خرد چار خرد سال بچے چھوڑ کر رحلت کر گئی۔ اناللہ (ابوالقاسم بنارسی) (۳) میری نانی صاحبہ ۲ سال ۶ ماہ ۱۴ یوم فالج میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئیں اناللہ (قاضی منظور حسین امرتسر) (۴) امرتسر کے مشہور و معروف وکیل شیخ کریم بخش صاحب سرینگر میں فوت ہو گئے ان کی نعش بذریعہ کار امرتسر لائی گئی (۵) شیخ علی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے اناللہ (۶) بابو محمد طیب رئیس رمضان پور فوت ہو گئے اناللہ

و سیکرٹری انجمن اتحاد المسلمین کوٹ رمضانپور ضلع گیا (۷) حاجی عبدالجبار صاحب اہل حدیث فوت ہو گئے اناللہ (راقم نصیر الدین کہت پوری۔ (۸) میری بیوہ دو پھی انتقال کر گئیں۔ اناللہ (مولوی علی از چھپرہ)
ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

مقدمہ میں کامیابی برادران احناف نے ہم پر فوجداری مقدمہ دائر کر رکھا تھا الحمدللہ کہ اسمیں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے۔ (خاکسار ابوضیاء محمد قمر الدین از مئوناتھ الہ آباد)

تلاش لاپتہ مولوی محمد حسین ساکن بھٹیاں علاقہ کاہنوان ضلع گورداسپور دو سال سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں (مختار احمد موضع کھوکھر ڈاکخانہ فتحگڈھ ضلع گورداسپور)

رہبر حجاج جس میں اخراجات حج و ضروری امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ حج کو جانے سے پہلے اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ صرف جوابی کارڈ (بغرض محصولڈاک) بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت حاصل کریں۔

النجم لکھنؤ کا خاتون نمبر معاصر النجم لکھنؤ نے ۱۸۔ اکتوبر کی اشاعت کو خاتون نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں اسلام میں عورت کے حقوق، ضروری کوائف پر مفصل بحث کی جائیگی۔ مستقل خریداروں کو مفت ملیگا دیگر شائقین ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کرلیں۔ پتہ۔ منیجر النجم لکھنؤ

مضامین آمدہ مولوی احمد مدراسی۔ مولوی محمد شرف الدین۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل ۲ عدد۔ عبدالصمد۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ محمد محمد ابراہیم۔ مولوی محمد احمد۔ مولوی ابوالبشیر۔ میاں غلام رسول۔ محمد صمصام الحق۔

غیر مقبولہ معیار نبوت۔ تائید مزیدی۔ قادیانی انعامات کی حقیقت۔

پتہ نشان بعض صاحب دریافت کرتے ہیں کہ میاں جی محمد الدین آف گجرات محلہ کرم علیشاہ (پنجاب) کہاں رہتے ہیں کیا مستحق امداد ہیں؟ ان کو اطلاع رہے پتہ ان کا مرقوم ہے اور وہ مستحق امداد ہیں۔

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

کیا مسلمان سیدھی راہ پر چل رہے ہیں

ع این راہ کہ تو میروی بترکستان است

لاہور کی مسجد کیا گری مسلمانوں کے دلوں پر بجلی گر گئی۔ قریباً ڈیڑھ سو سال سے مسجد مذکور سکھوں کے قبضے میں تھی۔ جس کا وجود ہم کو مناظروں میں بہت فائدہ دیتا تھا۔ جونہی کسی آریہ نے اسلام یا شاہان اسلام پر الزام لگایا کہ انہوں نے ہندوؤں کے مندروں پر قبضہ کر لیا ادھر سے فوراً جواب دیا گیا کہ مسلمانوں کے قبضے کا ثبوت تو تم دے نہیں سکتے البتہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کی مساجد پر جو قبضہ کیا تھا اس کے ثبوت میں سری نگر کشمیر کی پتھر مسجد اور لاہور میں لنڈا بازار کی مسجد ہم پیش کر سکتے ہیں۔

مسجد واقعہ سری نگر تو مسلمانوں کو مل گئی۔ مسجد شہید گنج لاہور سطح زمین سے مل چکی ہے۔ اور بزبان حال کہہ رہی ہے ؎

بگولے اسلئے منڈلا رہے تھے میرے مدفن پر
کہ یہ دھبہ بھی کیوں باقی ہے صحرا کے دامن پر

انقلاب زمانہ ہے کہ دونوں مسجدیں میدان مناظرہ میں کام دینے کے قابل نہ رہیں۔ پہلی تو اس طرح کہ حکومت کشمیر نے مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ دوسری اس لئے کہ اس کو دستبرد زمانہ نے ہماری آنکھوں سے اوجھل کر دیا اور ہم اس کے فراق میں روتے رہے اور رو رہے ہیں اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے امرؤالقیس کا شعر پڑھتے ہیں ؎

قفا نبک من ذکری حبیب و منزل
بسقط اللوا بین الدخول فحومل

دستور فطرت ہے کہ غم و غصہ کی حالت میں آدمی کچھ بھی باتیں بھی کر جاتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت مسلمانان لاہور نے یا ان کے قائد پیر جماعت علی شاہ صاحب نے غم و غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں سے بائیکاٹ کریں۔ مسلمان بھی رنج و غم میں بھرپور تھے وہ بلا سوچے سمجھے فوراً سے پہلے اس حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہو گئے۔ یہ بائیکاٹ معمولی حد تک نہ رہا بلکہ پکٹنگ بھی شروع کر دی گئی۔ کہ جو مسلمان کسی ہندو یا سکھ سے سودا خریدے اسے پھینک دیا جائے۔ ایک روز ایسا ہونے سے ہندو قوم جو پہلے ہی سے حساس واقع ہوئی ہے بیدار ہو گئی انہوں نے اپنا فوراً انتظام کر لیا۔ سب سے پہلے سبزی کا انتظام کیا۔ امرتسر، شیخوپورہ وغیرہ قریبی مقامات سے لاریوں کے ذریعہ سے سبزی منگوا کر سبزمنڈی کھول دی۔ اسی طرح دوسرے کام کاج بھی شروع کر دیئے۔ افسوس قائدان تحریک علم منطق پڑھے ہوتے تو ان کو غلطی نہ لگتی وہ ترقی تجارت لابشرط شئے کرتے نہ کہ بشرط لاشئے۔ اب جو ہمارے کانوں میں آوازیں آتی ہیں ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر لاہور اور اس کا قرب و جوار ایک اچھا خاصہ میدان جنگ بن گیا ہے ادھر گورنمنٹ نے سونے پر سہاگہ پھیر دیا کہ لاہور، امرتسر وغیرہ اضلاع ممنوعہ کو بلا روک ٹوک تلوار رکھنے کی اجازت دیدی۔ خدا خیر کرے۔ کہیں یہ عشق جنوں تک نہ پہنچ جائے۔

نوٹ اس مسئلہ پر ہم پھر کبھی مفصل لکھیں گے۔

پیر جماعت علیشاہ علیپوری
اور
انکے مرید بابو کرم الٰہی وکیل
مطلع رہیں!

آپ ہر دو صاحبوں نے میرے لئے جو ہزار روپیہ کا انعامی اعلان کیا ہے۔ میں اس سے بے خبر نہیں ہوں۔ ملک پنجاب میں فضا صاف ہو جائے تو میں آپ کی دعوت قبول کرونگا۔ آپ تسلی رکھیں۔

دیر آید درست آید (ابوالوفاء)

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ گراموفون کی کثرت سے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں عام پبلک کی نیند میں سخت خلل آتا ہے۔ عیش پسند لوگ اونچے مکانوں پر چڑھ کر راتوں کو جب تک چاہتے ہیں۔ بلند آواز کے گراموفون بجاتے رہتے ہیں۔ جس سے پبلک کی نیند میں خلل واقع ہو کر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی لئے کمشنر پولیس مدراس نے گورنمنٹ سے خواہش کی ہے کہ گراموفون بجانے والوں کو رات کے گیارہ بجے سے پانچ بجے صبح تک بندش کا حکم دیا جائے۔ ہم اس کے علاوہ اتنی عرض کرتے ہیں کہ گراموفون کو پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۴ میں داخل کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل لوگ جس قدر بے مروت اور سخت دل ہو رہے ہیں پہلے ایسے نہ تھے۔ ممکن ہے کسی گھر میں کسی کا عزیز بیمار ہو اور اس کے پڑوس والے قانونی آڑ میں ۱۱ بجے تک گراموفون بجا کر بیمار کے سارے خاندان کے حق میں مزید تکلیف [illegible] کریں اگر دفعہ [illegible] تو قانون [illegible] بھی حاوی ہو جائے گا۔ امید ہے کہ گورنمنٹ پبلک کے آرام کی خاطر بہت جلد توجہ کریگی۔

معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۵ء تک

جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ منتظمان "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صبت علیّ مصائب لو انہا
صبت علی الایام صرن لیالیا

آخری مصیبت جسکے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہوا خواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آیندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

تفسیر سورہ اخلاص۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی جڑ اکھیڑی گئی ہے۔ قیمت ۲ (منیجر اہلحدیث) (۹۷۳)

اعلان مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

بفضلہ تعالےٰ عرصہ اٹھارہ سال سے جاری ہے۔ اور بفضل ایزدی و معاونین کی امداد سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی نے مدرسہ ہذا کی اعانت میں بہت حصہ لیا مگر اس وقت کانفرنس نے بوجہ کمی سرمایہ اپنی تمام امدادی مدارس کی امداد کو بمجبوری کسی آیندہ وقت تک ملتوی کر دیا ہے چونکہ مصارف مدرسہ تنخواہ ملازمین و خوراک طلباء وغیرہ مقامی غریب جماعت اہل حدیث پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لیے مسلمانان ہند سے پرزور اپیل ہے کہ جہاں تک ہو سکے مدرسہ ہذا کی اعانت میں دریغ نہ فرماویں۔ لہٰذا بغرض وصول امداد مولوی عبدالعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ یوپی، بہار، کلکتہ، بنگال، رنگون، بمبئی، مدراس وغیرہ کے لئے اور مولوی عبدالحق صاحب سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ پنجاب کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان اسلام اور علم دوست احباب براہ راست یا بالواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کی مالی مشکلات میں امداد فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ بیرونی طلباء کے طعام و قیام کا انتظام نہایت اچھا ہے۔ آنے سے پیشتر طلباء اجازت حاصل کریں۔ تمام خطوط و منی آرڈر پتہ ذیل سے ہونے چاہئیں۔ المکلف عبدالمجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ (ہر داخل غریب فنڈ)

خون کے آنسو اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے۔ پھر ان باتوں پر عمل کیجئے۔ جو اس کتاب میں بتائی گئی ہیں قیمت ۴؍ ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کانفرنس کی فریاد

کان لگا کر سن لو

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ اخبار اہلحدیث میں اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد رکھنے کیلئے مشوروں کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ اس کے بانیوں نے دورہ کر کے دور دراز مقامات کا سفر کر کے اس کی بابت جماعت سے آراء دریافت کیں اور امداد حاصل کی۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ کلکتہ سے پشاور تک متعدد مقامات میں اس کے جلسے بڑی شان و شوکت سے ہونے لگے پھر وہ دن بھی آیا کہ اسکے مکاتب کا جال دور دور تک پھیل گیا۔ اسکے مبلغ ملک میں پھرتے رہے۔ مذہبی مقدمات میں مظلوموں کی اس نے کافی امداد کی۔ پھر اسکو اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے موتمر مکہ معظمہ میں اسکی نیابت بھی طلب فرمائی۔ غرض اس کانفرنس نے جماعت کو اپنی خدمت کا پورا قائل کر لیا۔ باوجود اس وسعت کار کے اس جماعت پر آمدنی کے غبن یا ناجائز خرچ کا اعتراض نہ ہوا کیونکہ اس کا روپیہ پیسہ ایسے ہاتھوں میں رہا جو ملک میں مسلم امین ہیں۔ آہ! آج یہ دن بھی آ گیا ہے کہ میں ہی جو کبھی اس کا محرک تھا بدقسمتی سے جماعت کو یہ اطلاع دینے پر مجبور ہوں کہ اگر جماعت نے بیک وقت اس پر فوری توجہ نہ کی تو مثل دیگر انجمنوں اور خلافت کمیٹیوں وغیرہ کے اس کا بھی ذکر رہ جائیگا وجود نہ ہوگا وہ دن اعیان اہل حدیث کیلئے کچھ مسرت کا دن نہ ہوگا بلکہ رونے کا ہوگا۔ بس ابھی وقت ہے کہ اصحاب کرم اس پر توجہ کریں اور جو کچھ بھی اس مریض خادم کے علاج کیلئے دے سکیں فوراً پتہ ذیل پر بھیجدیں ورنہ ایک ایک منٹ قیمتی ہے جو ضائع ہو کر موجب حسرت ہوگا۔

نوٹ اہل حدیث کانفرنس کو کن وجوہ سے نقصان پہنچا قابل ذکر نہیں خدا کے ہاں سب مرقوم ہے۔ اللہ ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے۔ (خادم ابوالوفاء)

ارسال زر کا پتہ:- حاجی علیجان سوداگر (امین اہل حدیث کانفرنس) نئی سڑک دہلی۔

ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ اور (؟)

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہائیڈرو الیکٹرک سکیم سے دیہاتی اور شہری رقبوں میں بجلی تقسیم کرنے کی غرض سے کانگڑہ، پٹھان کوٹ، دھاریوال، ویرکا، لاہور اور جالندھر میں سب سٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ ان سٹیشنوں سے جو "مین" اور "برانچ" لائنوں پر واقع ہیں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "فیڈر" قریب کے قصبوں میں بجلی پہنچانے کے لئے موجود ہیں اور پھر فالتو "سوئچ بورڈ" بھی مہیا کئے گئے ہیں کہ اگر قصبات یا رقبوں کے متصل دیہاتی رقبوں سے بجلی کی مانگ آئے تو ان سب سٹیشنوں کے ذریعہ وہاں بجلی تقسیم کر دی جائے۔ قصبوں میں جو مقامی نظام تقسیم موجود ہیں ان میں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "مین" اور چھوٹے سٹیشن ہیں جو ان گیارہ ہزار وولٹوں کو گھریلو اغراض کے لئے ۲۳۰ اور صنعتی مقاصد کے لئے ۴۰۰ وولٹ میں منتقل کر دیتے ہیں۔ مزید برآں تقسیم کے مقامی سٹیشنوں سے کم طاقت کی کرنٹ کشادہ بازاروں میں سطح زمین پر اونچی لائنوں اور دیگر مقامات پر "تحت الارضی کیبل" کے ذریعہ استعمال کرنے والوں کے گھروں تک پہنچائی جاتی ہے۔ ہر استعمال کنندہ کے مکان کے بالمقابل "ہوائی" اور "زمینی" لائنوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے اور وہاں سروس لائن بجلی کو استعمال کنندہ کے مکان تک دیتی ہیں جہاں ایک یا ایک سے زیادہ میٹروں کے ذریعہ بجلی کے خرچ کا حساب لگایا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھراپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

قابل بھروسہ ادویات

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی زیر نگرانی امرت دھارا کے علاوہ قریب چار سو اور ادویات قابل قدر و قابل بھروسہ تیار ہوتی ہیں۔ جو صاحب بھی ادویات منگواتے ہیں اکثر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فہرست مانگنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ پنڈت صاحب نے چار درجن اُردو ہندی کی نہایت مفید صحت کے اصول بتلانے والی کتب بھی لکھی ہیں۔ ان کی فہرست بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ ایک خریدار کا خط جس نے چند ادویات منگوائیں۔ مُشتے نمونہ از خروارے نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

پوجیہ شری مان جی! نمستے

جو ادویات آپ سے منگوائی تھیں۔ انکو استعمال کیا گیا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

سپاری پاک ۔ آرام ہے۔ اچھی چیز ہے } عورتوں کی کل امراض کو دور کر کے ان کو مضبوط اور تندرست بناتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنے

دل سُندری ۔ لاجواب چیز ہے چہرے کو صاف کرنے کے لئے ولائتی ادویات سے بہتر ہے } یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے چت موہنی اور غسل کے بعد دل سُندری استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت دل سندری عہ، چت موہنی عمہ

اَمرت دھارا بام ۔ درد کو دُور کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ خوب ایجاد ہے } اس کی مالش اعصابی خاصکر عضلاتی اور نسوں وغیرہ کی دردوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

بچھو کاٹے کی دوائی ۔ ایک مریض پر آزمائی آرام ہُوا } اس کو مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے۔ قیمت ۸؍ نصف ۴؍

سکاؤٹ بکس ۔ کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ چیز سفر والوں کے لئے ہے } یہ سکاؤٹوں، بالچروں، خدمتگاروں، والنٹیروں و محصلات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں و باہر رکھنے کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ ؏

(بابو) بال کرشن مقام بارکھان (بلوچستان)

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ اَمرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ، ارزاں اور خالص مال۔ بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گڑ بڑیا ملاوٹ کے جیسا ولائت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

ایک روپیہ میں چھ رسالے

نوٹ۔ اگر مندرجہ ذیل چھ عدد رسالے اکٹھے منگائے جائینگے تو ایک روپیہ میں بھیجے جائینگے۔ اگر اکٹھے نہیں تو علیحدہ علیحدہ کی مندرجہ قیمت ہوگی۔

(۱) **قال اللہ** } جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب، نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ سلطان القلم نواب میر صدر الدین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ قیمت ۴؍

(۲) **قال الرسول** } یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

(تصانیف مولانا ابو الکلام صاحب آزاد)

(۳) **خطبۂ عید اضحیٰ** ۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے۔ قیمت ۴؍

(۴) **دعوت عمل** ۔ اس میں غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ۴؍

(۵) **الحریت فی الاسلام** ۔ اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

(۶) **توصیۂ شہادت** ۔ شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز درس توحید دیا ہے۔ ۴؍

منگوانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت حاصل کریں۔ المشتہر مہتمم کتب خانہ

(۹۵۵)

ahmadmuslim.de

الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذری رح۔ یہ کتاب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب وعقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ے

کتاب الروح

(بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم رح جوزی۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے کہ بالکل مجال انکار نہیں رہتی۔ بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت، ملاقات ارواح واموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲

ستینی

(یعنی ساٹھ علوم والی) ترجمہ اردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصلوں میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرماکر پھر بطور سوال و جواب ہر علم کے تین تین اوق (۹۵) مسائل کو حل کیا ہے۔ اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے۔ ان کو مسلسل نو فصلوں میں بیان کردیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی زندہ اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالی رح اس بینظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلےٰ سے اعلےٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لے کر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں، زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کرکے کیمسٹری (علم کیمیا) و موسیقی پر حکیمانہ ولطیف پیرایہ میں آگاہ فرماکر طب کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ واشیاء کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلاسم و عزائم کی حقیقت، روح کی ملاییت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرماکر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس، نفس ناطقہ۔ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی حقیقت نبوت وسعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد و تقویٰ و مکاشفات وحب وعشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت وکہانت سحر وکرامت معجزات و نازنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کردیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ بہت عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶ - قیمت ۶ر

تفسیر ثنائی اردو

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیری ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے :- جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران۔ نساء۔ جلد ثالث۔ سورہ مائدہ تا اعراف، جلد رابع از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صفات۔ جلد ہفتم۔ از صافات تا نجم۔ جلد ہشتم۔ از قمر تا والناس :

نوٹ۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے اور پورے سٹ کی قیمت ۱۲ روپے علاوہ محصول

ملنے کا پتہ :- **مینجر دفتر اہلحدیث امرت سر (پنجاب)**

خون کے پیاسے

کسی پیرگدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ قابل دید ہے بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ۔

کاویہ علی الغاویہ

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیرکن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت حصہ اول ۸ - حصہ دوم ۸

محمدیہ پاکٹ بک

کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن وحدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لے کر ہر مسلمان سے بحث کرسکتا ہے اسی طرح ہر مسلمان محمدیہ پاکٹ بک کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظرہ کا منہ پھیر سکیگا۔ خوبصورت جلد جیبی سائز۔ حجم ۷۰۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب۔ کاغذ اعلا۔ قیمت ۱۲

کتابیں منگوانے کا پتہ :- **دفتر اہلحدیث امرت سر**

ahmadimuslim.de

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ پاؤ بھر ۴/۴ سے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیرالدین احمد صاحب دربھنگہ
"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تولاپور
"مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۲۴/ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج
"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن بری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۷/ اگست ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۴۹/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۱۱/۱۲

طلا نوایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (دستے)

پتہ:- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱/ء ۵۷

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، رو ہے، ڈگرو نوس، ڈھاکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:- **مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

(۹۴۵)

اکسیر هاضمہ ۳۴ء { اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں۔ اسلئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں۔ اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی رفع کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا طبیعت کا خوش نہ رہنا۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵/
اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کردینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ:- **اکسیر هاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

ahmadmuslim.de

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ؍

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس حمائل شریف کی تقطیع نہائت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ یعنی نہ بہت بڑی اور نہ ہی بہت چھوٹی۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہائت پختہ، کتابت، طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ ہدیہ للعہ روپے

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح

اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اسقدر جامع اور مختصر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ تمام عالموں میں مستند مانی گئی ہے۔

قیمت ۵ روپے۔ محصول علیحدہ۔

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

مترجم و معری قرآن شریف و حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ } مع کامل تفسیر اردو۔ ۵۲ خوبیوں والا زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رح اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالے سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا، حناشدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ سے روپے

قرآن شریف مترجم } از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رح۔ مجلد پارچہ ۲/۱ روپے۔ مجلد چرمی ۲/۱ ۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ۔

قرآن شریف مترجم } از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ تقطیع کلاں۔ خوشخط، حناشدہ، جلی ٹائیٹل خوبصورت اور رنگین جلد چرمی نقرئی۔ ہدیہ ۲/۱

قرآن شریف معریٰ } پندرہ سطروالا۔ مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ہدیہ عہ؍

حمائل شریف مترجم } ترجمہ بامحاورہ۔ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حناشدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ ۵ روپے

حمائل شریف مترجم } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے

معجز نما حمائل شریف } مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے و مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی پختہ۔ ہدیہ ۵ روپے۔

حمائل شریف معریٰ } یہ حمائل شریف نہائت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۰؍

حمائل شریف مترجم } از جناب مولوی عاشق الہٰی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں } بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہائت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عللہ روپے۔

نجوم الفرقان } الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالے سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ ہدیہ عہ؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات } اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری خیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۳۵۰ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۲۔ قیمت بے جلد ۱؎ مجلد ۱؎ جلد دوم۔ بے جلد ۱؎۔ مجلد ۱؎

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱؎

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور نجزدماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴؍

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہوجانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴؍

خواص گھیکوار } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات قیمت ۹؍

خواص پھٹکڑی } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت ۱؎

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والی کتاب۔ قیمت ۴؍

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴؍

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زوداثر مفردات ومرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت ۱؎

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶؍

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸؍

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴؍

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴؍

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶؍

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

پیارے نبی کے پیارے حالات

ہر سہ حصہ کی قیمت میں زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت ۱؎ فی حصہ تھی۔ مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲؍ فی حصہ کر دی گئی ہے۔ قیمت کمل سیٹ ۲؎ ہے۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں۔ فرمائش جلد بھیجیں۔ ورنہ پھر موقعہ ہاتھ نہ آئے گا

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

خواص نمک } اس رسالہ میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳؍

خواص ارنڈ } اس کتاب میں مشہور درخت ارنڈ کے خواص درج ہیں۔ ۷؍

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

خواص دودھ } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲؍

خواص تربوز۔ تربوز کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت ۲؍
خواص گاجر۔ مشہور ترکاری گاجر کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت ۳؍
خواص مولی۔ مشہور ترکاری مولی کے فوائد۔ قیمت ۵؍
خواص مرچ۔ عام استعمال ہونیوالی مرچ کے فوائد۔ قیمت ۴؍
خواص گھی۔ گھی کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت
خواص لہسن۔ لہسن کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت
خواص سنیاناسی۔ مشہور بوٹی سنیاناسی کے فوائد۔ قیمت

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قابل قدر جواہر پارے

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسر

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول میں ... تک ہر ایک مرض کے اشارات، انذارات جو بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہ علمی بحث کو لیے اختصار ... کا نچوڑ لے کر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ... طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ... اٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ ... آسانی سے مہیا ہو سکیں اور نفعوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں ... کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور معمولی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ، حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی } یہ دونوں ... ہر دو جلد کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی ... کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ قیمت فی جلد عمر

تصنیفات دیگر مصنفین

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان } اگر آپ خواص اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں۔ اگر آپکی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی اپنی پہلی فرصت میں طلب فرمائیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو، سوزاک بندھو، آب حیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں

قیمت فی نسخہ عہ روپیہ

مسیحائی گوہر طب

مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب مردول گوگھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالا نشین کے مصداق ہیں۔ کتاب کے نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمت صرف عہ

اشاعت اسلام

یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا؟ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین اور مقررین کے واسطے یہ کتاب بہت ضروری ہے۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

بہار شباب } یہ کتاب دہلی کے مشہور و معروف حکیم ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازیٔ عمر کی وجہ اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر و نایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ :-

منیجر اہلحدیث امرتسر

اگر آپ کو بہترین عطریات کا شوق ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے :-

عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، حنا، مشک حنا، شاہناز، چنبیلی حسن، مولسری، چمپا، گل ہزارہ، حنک پری فی تولہ ۳ عہ۔ ... ۵۔ سے۔ للعہ۔ صہ تک، روح حسن، روح بانسری فی تولہ ۶۔ ... صہ تک۔ عطریات ذیل ہر قسم فی سیر عہ۔ ... فی تولہ ... ۵۔ عطر اگر کا اس پانچ روپیہ فی چھٹی۔ روغنات ہر قسم ... للعہ صہ فی سیر عطر دان ہر قسم منگوانے پر حاجی قیمت لی جاویگی۔ (نوٹ) غیر ممالک کے آرڈر کے ہمراہ کل روپیہ پیشگی آنا ...

ملنے کا پتہ :- سید اظہر علی اینڈ سنز پرفیومرس قنوج (یو۔پی)

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبد الرؤف صاحب
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خان
دہلی۔
Delhi